۳

زبانِ قلم نعت پیغمبر کی ہے — محمد ہی خوش اقبال ہے

رسولِ خدا اشرف الانبیا — وہ پیغمبر ہی شہِ رہنما

ہی معجزہ اس کا شق القمر — پڑھا سنگ نے کلمہ محضر پہ

وہی خاتم الانبیا ہے تمام — علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

در منقبت

سزاوارِ تاجِ نبی ہے علی — علی ہے علی ہے علی ہے علی

وہی لائقِ تختِ شاہجہان — وہی مالکِ ملک و باغِ جنان

وہی وارثِ علمِ خیر البشر — وہی بادشاہِ قضا و قدر

وصیِ نبی جانشینِ رسول — یداللہ خیبر شکن جفتِ بتول

وہی ابنِ عمِ شہِ دو جہان — محمدؐ کا داماد و شیرِ ژیان

محبوں کا بخشندہ و دستگیر — مدار المہام بشر بی نظیر

وزیرِ نبیؐ شوہرِ فاطمہؑ — حسینؑ و حسنؑ کا پدر مہ لقا

شجاع و دلیر و جری صف شکن — سخی و حلیم و غنی خوش سخن

جو گیارہ وصی اس کی ہیں نیکنام — دلا بھیج سب پر درود و سلام

ساقی نامہ و احوال ضعف در قید خانہ

دلا بعدِ حمد اور نعتِ رسولؐ — پس از منقبت لکھہ تو اب اصول

پلا ساقیا وہ مئے سرخ رنگ — کہ ہو نشہ سے جس کی دل کو امنگ

پہچتا کہ انگور سے وہ شراب — جو سونگھے سے آئے بوئے عطر و گلاب

شراب مصفا کا اک جام دے | ذرا دختر رز کو یہ پیغام دے

کہ ہے طالب وصل اک بادہ خوار | ہے جام محبت کا اسکو خمار

اکیلا ہے نہ دانین اک جی پہ مست | شب و روز ہے خوف روز الست

مہینوں سے طالب ہے وصل یار | نہ زندان میں پہنچی نسیم بہار

نہ آتی ہے جان نے نکلتا ہے دم | تحیر ہو گئی رنج سے چشم نم

نہ تسکین کو ہے پرتو آفتاب | تماشے کو آتا نہیں ماہتاب

ہوا بھی جو آتی ہے تو سہمگین | نہ یاور نہ مونس کوئی ہم قرین

رفیقوں نے چھوڑا اکیلا مجھے | بھیون نے کوئین میں ڈھکیلا مجھے

خبر تک نہیں اپنے احوال کی | توقع نہیں کچھ زر و مال کی

عیال اور اطفال لوٹے گئے
جہان مین مری آل لوٹی گئی

کوئی مضطرب ہی کوئی نالہ کش
کوئی پیٹتا ہی تو آتا ہی غش

نفس سرد ٹھہری سی آلہ ہوا
بدن خم غم سے کا نولہ ہوا

جگر جل گیا گرمی رنج سے
تنفر ہوا اکر قلم گنج سے

بدن تار مسطر سے مل مل گیا
کلیجہ مصیبت سے ہل ہل گیا

ہی تنگ ہین بام کو آنکھہ مین
نہ نیند آتی ہی شام کو آنکھہ مین

نہ کھانیکا اسباب ہے کچھہ نصیب
نہ پانی کا ہی کر لب کے قریب

در صفت کرنیل کوینا صاحب بہادر

نگہ مین الطاف صاحب سے واہ
کوینا لقب جنکا ہی خوش کلاہ

وہ کرنیل صاحب سپہر ہنر — کہ ہین ٹون سپہر وہ عالی گہر

خدا رکہی ذات اُس فلک قدر کی — بڑہی عمر و دولت ہی اُس بدر کی

ہوہین ٹٹیان جس کی مجکو نصیب — الٰہی جلین غم سی اُس کی رقیب

ملا کرتی ہی برف بہی آٹہہ سیر — یہہ کیا جان جی ہووی ذرا اسمین دیر

لکین ہین کشادہ عجب بادکش — کہ دل جنکی جہالر پہ کرتا ہی غش

مہیا قلی رات دن کام کو — خدا رکہی کرنیل کے نام کو

صفت ضعف خود در قیدخانہ

دلا کر تو اب حال اپنا بیان — دعا اپنی صاحب کو کر ہر زمان

یہہ احوال اعضا ہی جیسی کباب — نہ زلفون مین بل ہی و پیچ و تاب

نہ پوچھ ہر یک کا وہ ڈھب نہ وہ دل کا حال
ہر اک بال ہی جان تن کو وبال

ہر اک رونگٹا مثل ارّہ ہی تیز
نہ ہی جا ہی ماندن نہ پای گریز

ہر انگلی کا عالم ہی جیسی قلم
گویا تار مسطر سی ہی وہ بہم

یہہ آنکھون کا عالم ہی فوارے ہین
دماغ و جگر رنج کی ماری ہین

جو گرمی سی یہہ لب پیاسی ہوی
تو دندان کہیلین بتاسی ہوی

کلائی کا عالم یہہ ہی کم ہوی
وہ پنجہ جو گل سی کیا خم ہوی

وہ پنجہ جو تہا پنجہ شاہباز
شفیعہ کی خط کی طرح ہی دراز

رگین اسطرح اوسپہ ظاہر ہوئین
رگ گل کی صورت سی باہر ہوئین

یہہ ناخن کی مضمون حاصل ہوی
مہ نو جو تہی بدر کامل ہوی

ہوئی غم سے دبلی ہر اک پور پور
نہیں ہے توانا اُٹھانیکا زور

جو بازو سے کھنے سے برابر ہوئے
ہلالِ مہِ عید گھٹکر ہوئے

بھری بازو تھی جو مری گول گول
نکیں تو نہیں اب وہ کوڑی کی مول

وہ شانے جو تھی آشیانِ ہما
نقاہت سے طوطوں کا ہی گھونسلا

وہ گردن جو تھی صاف شفاف نور سے
زنخدان جو تھی خوشنما حور سے

ہوئی سوکھ کر مثلِ انگشتِ زر
رہی شاخِ رنج و الم پر ثمر

یہ گالوں کا عالم ہوا ہے خو شخصال
ہوئی بدرِ کامل سی گھٹکر ہلال

یہ چینِ جبیں کا قرینہ ہوا
سلیمانی بالکل نگینہ ہوا

لبوں کا نوں کی دو نوں مرجھا گئیں
گلِ تر کی کلیاں تھیں کمہلا گئیں

وہ سینہ جو تھا تختۂ نور سا ۔ وہ مکھڑا جو تھا چشمۂ نور سا

ہوئی اس قدر وہ تو غم سی نحیف ۔ کہین ہین ہان جسطرح سی ضعیف

وہ زانو جو تھی رشک بدر منیر ۔ تو وہ ہوگئی غم سی نان شعیر

کف دست و پا وہ جو شفاف تھی ۔ جو آئینی کی شکل سی صاف تھی

وہ اس درد و غم سی ہوئی ہین ضعیف ۔ کہ وہ دست و پا کی ہین [illegible]

مہینون ہی سی لگ گئی وہ تو پاؤن ۔ نہ چلنی کی صورت نہ پھر سکا دون

ہوا ہی جو آتی ہی اوڑتی ہین ہوش ۔ کہ غم سی بسیرا رہی پابجوش

وہ گرمی کا رخ سامنی کی وہ دھوپ ۔ اوڑاتی ہی ناطاقتی رنگ روپ

در صفت بیت الخلا ہای قیدخانہ

پھر اُسپر غضب چارسنڈا اس ہین
کہ مچھہ و مکھیکی وہ سب پاس ہین

طپش یہہ جو ہوتی ہی برسات کی
یہہ گھٹس جو ہوتی ہی ہر رات کی

اُبھرتی ہی ہر عطر دان کی جو بو
کہ جس طرح مرچون کی ہو تند خو

سلکتا ہی اس سی دماغ ضعیف
ہوا جاتا ہی ور بھی دل نحیف

در صفت حشرات الارض

وہ مچھر وہ مچھر غضب الامان
ہر اک رونگٹی مین ہی جنکی زبان

اٹھا ہاتھہ مچھر ہلانیکو کر
چبھو یا وہین پہلی ہی نیشتر

دو دوڑی بدن مین وہ خارشکا زور
وہ کھٹمل کی الفت کہ جیسی چکور

تمہید

دلا ترک کر اپنے غم کا بیان — سنا اپنی اول سے تو داستان

وہ قصہ سنا جس سے دل دنگ ہو — عقیق یمن سے بھی خوش رنگ ہو

وہ قصہ سنا جس سے آئے توان — مٹے رستم و سام کی داستان

وہ قصہ سنا جو سراسر ہو سچ — نہ اپنی طرف ہو نہ غیروں کی پیچ

وہ قصہ سنا جو گواہی رہے — فقیری میں بھی بادشاہی رہے

وہ قصہ سنا جو بہت ٹھیک ہو — ذرا بھی نہ پھر اوس میں تشکیک ہو

عجب وقت یہہ داستان ہے لکھنے — کہ تھا قید میں بخت بد مختفی

قلم نہ سیاہی نہ کاغذ دوات — کہ نایاب ہو جیسے آب حیات

بس اوس وقت خوش میں کہی داستان — دل و جان کا عالم یہہ تھا الامان

شروع داستانِ انتزاعِ سلطنت و ہجرت

بس اب ترکِ تمہید کر ای جوان
سنا ابتدا سی تو یہ داستان

یہ واجد علی ابنِ امجد علی
سناتا ہی اب داستان رنج کی

کہ جب دس برس سلطنت کو ہوئی
جو طالع تھی بیدار سونے لگی

ہوا حکم جنرل گورنر یہ یار
کرو سلطنت کو خلا ایکبار

جو تہی ملک مین بیٹہتی سہ کروڑ
اسی کی یہ تہی بادشاہی یہ زور

جفاکش کا شاہِ اودہ نام ہی
حکومت کا آخر یہ انجام ہی

جو وہ لاٹ ڈلہوزی اس وقت تھے
مضامین انہون نی یہ خط مین لکھی

رعایا بہت تمسی ناراض ہی — تمہاری ریاست سے بدنام شی

رعایا نہ بھینکے ہرگز تباہ — فقط نام کی تم رہو بادشاہ

مہینہ ہر اک ماہ اک لاکھ کا — ملیکا تمہین کچھ نہین شک ذرا

رزیڈنٹ جنرل اوٹرم جو تھی — اور انکا خط مجکو دیتے گئی

ہوا گھر مین کہرام سنکر یہہ بات — وہ دن دوپہر ہوگئی ساری رات

وہ لائی تھی اسطرح کی ساتھ فوج — کہ جسطرح دریا کی آتی ہی موج

یہان جز اطاعت نہ تھا دل مین پیچ — نہ تھی ایسی دن کی تو ہرگز خبر

یہہ سن بہت اُن دنون تھا علیل — کہا دلنی کیا سوچون اس کی سبیل

علی نقی خان میری تھی زیر — وہی میری ہر حال مین تھی مشیر

مری دل مین آتا تہا ہر دم خیال — جو ہونا تہا وہ ہو چکا کیا ملال

گرو مہر تم راضی نامہ پہ اب — گئی سلطنت تو گئی بی سبب

مگر ساری گہر کی پچہوڑا سے مجہے — دبایا ڈرایا جہنجوڑا سے مجہے

رعایا یہہ سب کہتی تہی واہ واہ — گیا ہمکو اس بادشہ کی تباہ

یہہ جائی جو فریاد کو خوب ہے — یہہ ناحق جو راضی ہو معیوب ہے

علی نقی خان کو دہلا دیا — کہ سب آب طعنہ مین نہلا دیا

کوئی کہتا تہا ہی نمک باحرام — نہین کرتا فریاد یہہ ننگ نام

خصوصاً مرا حال تہا یہہ کیا — کہ پہرہ ہر اک سمت پر تہا کہڑا

جو آجائی کوئی نہتی یہہ مجال — مجہی زندگی ہو گئی تہی وبال

کہ اب میران جی کا مہینہ رقم — کہ جس مین ہوا حکم تہا یہہ علم

ولادت و ہفتم تہی اُس ماہ کی — چھُٹی سلطنت جسمین تجہہ شاہ کی

اکہتر تہی سن بارہ سو پر زیاد — تو میری زبان سی کہہ اب اُسکو یاد

وہ دن پنجشنبہ کا تہا ای عزیز — نہ باقی رہی کچہہ ریاست کی چیز

کہا دل نی آخر کرون کیا سبیل — طبیعت کا یہہ حال ہی ہون علیل

سبہونکی بس آخر یہہ ٹہری صلاح — کرو چلکی فریاد ہی یہہ فلاح

بلا کر عزیزون کو مین نی کہا — کہ رخصت مین ہوتا ہون حافظ خدا

رعایا سی اور تھی جو میری عزیز — ہر اک سی کہا مین نی ای باتمیز

رہی جب تلک میری سایہ مین سب — کرسی کیا پرورش روز و شب

جو کچھ رنج پہونچا ہو ظاہر کرو | دلِ خستہ شہ کو ماہر کرو

سبہون نی کی عرضیان ہی بہی | کہ آخر کئی ہی سبکی یہہ ہو صلے

یہہ جبریل اُٹھ سی مین نی کہا | مین جاؤنگا فریاد کو ہی خدا

رکہونگا مین حج و پیش ملکہ یہہ تاج | اُنہین کا ہی بخشا ہوا مجکو راج

اُنہون نی کہا اِس مین مختار ہو | عجب کیا ہی جو لطفِ سرکار ہو

کہا مین نی لکہا منگا دیجئی | کہ پروانہ مجکو دلا دیجئی

لکہا لاٹ صاحب کو صاحب نی حال | کیا مہر سی پہر نہ ردِّ سوال

غرض بعد دس دن کی مجہہ سی کہا | کہ پروانہ راہداری ملا

دیا جبکہ پروانہ مین نی لیا | تہیّا سفر کا مقرر کیا

اشعار در طلبِ منوّر الدّولہ بہادر مرحوم

وہ احمد علی خان جو تھے ذی کرم
منوّر جو دولہ سے ہووے بہم

تو ہو نام اُس خوش لقب کا عیان
کہا اُس سے مین نے کہ سُن اے جوان

چلے سنکے ہم اس شہر سے اب ضرور
نہ ہے کچھہ ریاست نہ ہے کچھہ غرور

کرین چلکے لندن مین فریاد ہم
کرین پھر کے کشور کو آباد ہم

اُنہون نے کہا خوب یہہ بات ہے
یہہ ناکان بندہ بھی اب ساتھ ہے

لکھے مینے فرمان عُمّال کو
کہ انگریز مین بھیجنا مال کو

کیا مینے سب شہر کا بندوبست
ہوا حوصلہ سب جو انونکا پست

نہ چور و ٹھگ کا ڈر تہا نہ خونی کا شور
غریبون پہ کرتا تہا کوئی زور

رجب کی غرض پانچوین جبکہ آئے | اسی شب مین راہی ہوئی جانِ مائے

لیا ساتھہ مانگو اور اک بہانے کو | کچھہ کام قند ما یا خود اپنی کو

ولیعہد کو بھی لیا ہاتھون ہاتھہ | ہوئین پانچ چہ بیبیان بھی ساتھہ

رجب کی ہوئی پانچوین جبکہ بار | شب پنجشنبہ ہوئی آشکار

کیا بندی نے لکھنو سے سفر | لیا ساتھہ تھوڑا سا کچھہ ماحضر

رجب بھر رہی کانپور مین مقیم | برنڈگی بنگلی مین باخوف و بیم

دکھائی دیا ماہ شعبان کا جب | روانہ ہوئی وہان سے با صد تعب

الہ آباد جو آباد ہے ایک نام | رہی آٹھہ دن اُسمین اے خوشخرام

بنارس مین آکر رہی چودہ روز | وہ راجہ کی کوٹھی مین ہم سینہ سوز

بہت پیش آیا اطاعت کی ساتھہ — اتارا مجھی کوٹھی مین ہاتھون ہاتھہ

وہ مصروف خاطر ہوا اس قدر — فرشتہ بنا کہنی کو تہا بشر

وہان پر دخانی کیا اک جہاز — چڑہی اسپر بعدم ہوی سرفراز

رہی اسپر ہم نشین انیس دن — وہ جاشو تہی اسکو جسطرح جن

دکہائی دیا جبکہ ماہ صیام — تو کلکتہ مین آئی ای نیکنام

جو گنتی تو تاریخ تہی ساتوین — کہ داخل ہوی ہم ملول و حزین

ہراک جا ہماری سلامی ہوئے — جو توپین چلین نیکنامی ہوئے

طبیعت ہوئی یہان یاوہ علیل — نہ لندن مین جانی کی نکلی سبیل

غرض ماہ شوال جب اگیا — یہہ بن علالت سے گہبرا گیا

جو تاریخ اُس کی ہوئی چودہوین — کیا بیٹا مان ہا کی رخصت وہین

کہ تم میری جانب سے لندنکو جاو — جو گذری ہی مجھپر ملک کو سناو

روانہ ہوی تینون لندنکو جب — اکیلا رہا مین یہان باتعب

جو تہین خاص بی بی مری وہ وہین — مگر والدہ میرے لندن گئین

سکندر سی حشمت جو کچھی بہم — مری بہای کا نام ہووی رقم

ہو تہین ملکہ کشور خوش لقب — وہ تہین والدہ میری ای ذی نسب

گفتار در آمدن علی نقی خان و روانہ شدن احمد علی خان

علی نقی خان روانہ ہوے — روان وہ مری سوی خانہ ہوے

چلی قبل احمد علی خان کی وہ — ہوی خم شہ چین اس گلستان کی وہ

یہان لکہنؤ سی مری پاس آئی — مین کہتا تہا آتا انہین اس لیے

ہوئی رخصت احمد علی خان یہان — گئی لکہنؤ کو وہ با عز و شان

ادہر والدہ بہائی راہی ہوئی — وہ لندن سی واقف کہان تہی ہی

ولیعہد بہی پونہچی لندن مین جا — ملائی پہر اسنی نہین مجکو خدا

گفتار در شنیدن خبر بلوای مفسدان و اظہار حال علالت خود و شفا یافتن و جشن غسل صحت نمودن

برس کذرا ہمکو جو اک خوشی سی بسر — یکایک جہان مین اٹہی یہہ خبر

کہ بلوائی کچہہ جمع ہونی لگی — وہ لکہا مقدر کا دہونی لگی

ہوئی خوب برگشتہ انگریزی فوج — امنڈتی ہی جسطرح دریا کی موج

سبب اسکا ہمنی تو تہا یہہ سنا | کہ کچھہ کار تو سو نیہ قصہ ہوا
وہ تہی کاو کی چرم کی کارتوس | اسی پر ہوی تہی یہہ بانگ خروس
ہُہون کیا مین اُن روزون تہا جو علیل | شفا کی نکلتی تہی کچہہ سبیل
وہ صفدر ادی نپ مجکو تہی الامان | سلگتی تہی تالو کی اندر زبان
غرض بعد تبرید پای شفا | نہ طاقت ہی آئی تہی ای مہ لقا
شفا کا جو حمام مین نی کیا | مہینا وہ شوال کا تہا لکہا
ملک سن پلٹ کر بہتر ہوی | کہ ہم تندرست اور بہتر ہوی
ہوین نذر کی گہر مین تیاریان | لگی کہلنی خلعت کی گل کاریان
مری آدمی سب اکہتا ہوی | محل بہی جمع ہی سب وہ یکجا ہوی

ہوا ہر طرف ناچ گانا شروع ‎ درختِ خوشی کی جمی سب فروع

قہاقہہ مچی تھی محل مین تمام ‎ وہ بزمِ طرب تھی نئی جبکہ شام

وہ جلسہ رہا دہوم سی ثلثِ شب ‎ گہڑی چار باقی رہی رات جب

تو سو سو رہی جا کی سب کا بدن ‎ کیا خواب مین وہ چمن کا چمن

مین سوتا تہا غفلت کا جاگا ہوا ‎ مقدر اُدہر مجہ سے بہاگا ہوا

یکایک یہہ غل کان مین آگیا ‎ غضب ہوگیا ہی ستم چھا گیا

گفتار در آمدنِ فوج انگریزی بنا بر گرفتاریِ راقمِ مثنوی

اری دوڑو لله لوگو چلو ‎ اٹہاؤ اٹہاؤ اٹہاؤ اٹہو

اٹہا خواب سی سُنکے آواز مین ‎ جہجک رہگیا دیکہہ انداز مین

جو دیکھا تو لہرٹی ہی انگریزی فوج ‎ ‎ چلی آتی ہی جیسی دریا کی موج

کوئی کہتا ہی اب اُڑا دینگی یہہ ‎ ‎ کہ سب موچی کہولا کرا دینگی یہہ

کوئی کہتا ہی ای خدای جہان ‎ ‎ مری آبرو اب تو رکھہ الامان

کہا مین نی کیا شور و غوغا یہہ ہی ‎ ‎ یہہ کون آیا ہی کیسا چرچا یہہ ہی

کوئی بولا کیا کہتی ای بادشاہ ‎ ‎ علی نقی خان ہوی قید آہ

غرض غسل کی مجکو تھی احتیاج ‎ ‎ چلا ہاتھہ سی میرا اسدم مزاج

کہا مین نی اتنا توقف ہو کر ‎ ‎ نہا لون الگ مین ذرا آن کر

سبھون نی کہا غسل کر لیجئی ‎ ‎ جو کرنا ہو وہ بعد پھر کیجئی

وہین پر کیا غسل مینی شتاب ‎ ‎ نہ نکلا مری منہہ سی پھر کچھہ جواب

سکرتر جو تھی لاٹ کے پیشکار
وہ کہنی لگی مجھسی ای شہریار

کہ چلیی مری ساتھہ یہہ حکم ہی
نہ کیجی سوا اسکی اب کوئی شی

کہا مینے کیا وجہ فرمائیی
قصور آپ بندی کا بتلائیی

کہا حکم سرکار ہی یہہ ہوا
کہ کچھہ شبہہ سرکار کو آگیا

جو تھا اڈمنسٹن سکرتر کا نام
مین کرنی لگا اُن سی کر کلام

کہ میرا تو ہرگز نہین ہی قصور
مین جہگڑونسی رہتا ہون خود دور

مفصل تو بتلائیی اسکا حال
مجھی رنج ہی اس سخن سی کمال

کہ مجھہ سی الٰہی ہوئی کیا خطا
ہوی لاٹ صاحب جو مجھپر خفا

انہون نی کہا اتنا معلوم ہی
کہ غیرونکی شرکت کی کچھہ دہوم ہی

مین کہانی لگا روکی قسمین شدید — کہ یہہ افترا وہم سی ہی بعید

دوم یہہ طبیعت بہت ہی علیل — سوای خدا کون ہی اب کفیل

مری گہر یہہ ہو انتظام حضور — نہین کچہی میرا ثابت قصور

نہ مانا انہون نی یہہ میرا پیام — کہا کچہہ نہین ہی دلایل سی کام

چلینکی جو ہمراہ فرمائی — جنہین ساتہہ لینا ہو بتلائی

وہان جمع تہی میری ساری رفیق — کہا مینی ہین یہہ ہماری رفیق

چلینگی یہہ سب ساتہہ لکہہ لیجی نام — وہ کرنی لگی اسطرحسی کلام

سوا آٹہہ لوگونکی ہو وی نہ اور — انہین ناموں مین کیجی آپ غور

مجاہد کو دولہ سی کیجی بہم — تو ہو نام اس خوش لقب کا رقم
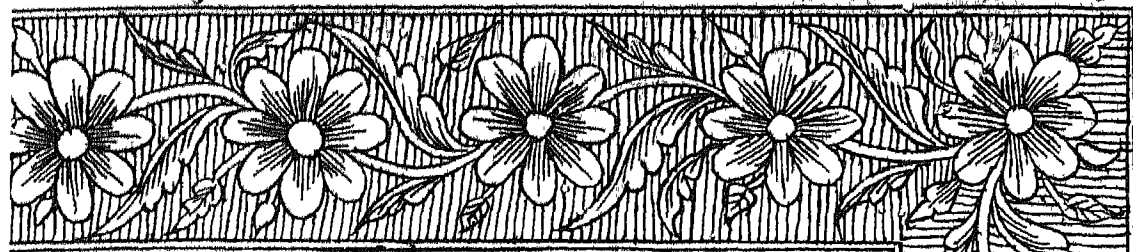
پهپا هین یهه میری عجب ذی کرم ‏— وه آکر هوی مجهسی اسدم بهم

وه یانت سی دوله اکر آ ملی ‏— قلم بام خوش اس جوان کا لکهی

جوان تها وه بی مثل رنگی نژاد ‏— وه کاڑکی پهچی چڑها خوش نهاد

سکر تر پهپا هین فرنگی جوان ‏— هوی ایک کاڑی مین جلوه کنان

قلی ته وه جو دروازهٔ قلعه تها ‏— اُتارا وهان مجکو باصد بکا

مین اترا وهان درد و غمکی قرین ‏— ملول و مفکر الم مین حزین

جو کلکته کی قلعه مین هین رها ‏— تو ان لوکون نی ساتهه میرا دیا

مین یک اک کی ظاهر کرون تجهسی نام ‏— مری قیدخانه مین آئی جو کام

اسامی همراهیان که در زندان تهی یکشن

برای خدمتگذاری تتمۃ التاریخ حاضر مدند

مجاہد دیانت سوم ذو الفقار — چہارم ہوی فتح دولہ شعار

جو دولت کی ہین مہتمم پانچوین — ہوا یہہ مقرر کہ ہمرہ رہین

چلی آی پانچون ضعیف و نزار — مری ساتہہ تہی قید مین بیقرار
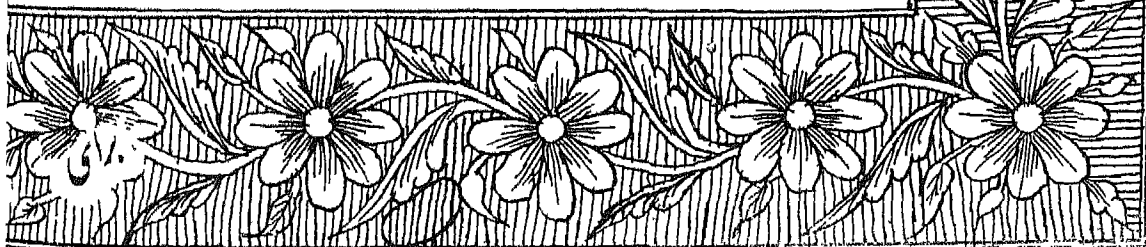
احوال طبیب الدولہ و گریختنش از زندان

مقدم ہو دولہ پہ لفظ طبیب — تو ہو نام لکہنا قلم کو نصیب

مری نبض کہتا تہا دہ ہاتہہ مین — پہنسا وہ جوان بہی مری ساتہہ مین

عجب حال ہو ہو گیا اسکا ہای — یہہ اک دن مین بولا خدا اب بچای

بہشت مین منت بہی کی اور کہا — مری ساتہہ سی ہوگا رضی خدا

برس بیس تھے جھلو پالا ہی یار ۳۰ ‏ پچھوڑا اب مرا ساتھ تھہ پیہار

نہ مانا مرا کوئی اس نی کلام ‏ روانہ ہوا گھر کو وہ نیکنام

در ذکر کاظم علی سوار

سواروں مین تھی ایک کاظم علی ‏ رہی وہ مری ساتھ قلعہ مین بھی

ذکر باقر علی و محمد جان چوبداران حیدر خان کول تردان

وہ باقر علی اور حیدر خان ‏ بلاؤن اگر مین محمد سے جان

تھے ہو نام اک اور کا آشنا ‏ کولدار اک ان مین چوبدار

وہ باقر محمد تھے بین چوبدار ‏ کولدار حیدر خان شلی یار

ذکر جمال الدین چپراسی

مقدم کرو دین پہ لفظِ جمال	تو ہو لطف اس نام کا بھی کمال
یہہ چہرا سی تھا اب ہوا جان نثار	عجب ہی دور نکی لیل و نہار

کیفیت حالِ شیخ امام علی حقہ بردار

علی سی جو پہلی ہو لفظ امام	تو ہو نام اک اور اخوش مقام
یہہ ہی حقہ بردار میرا قدیم	ہوا جان نثار اب بلطفِ کریم

حالِ امیر بیگ خواص

کرون بیگ پر کر مقدم امیر	تو اک نام خوش او رہو دلپذیر
خواصون مین ہی یہہ ممتاز تہا	جو اب جان نثارون مین حاضر ہوا

حالِ ولی محمد بولدان بردار

ولیؔ محمد بہی ہی اک جوان — مشدد دہنین ما یہیہ ای مہربان

بمجبوری کی یا مشدد بیان — کرون اسکی خدمتکی بہی شرح بیان

اٹہاتا تہا وہ بولدان لاکلام — ہوا ساتہہ دیکر بہت نیکنام

حال محمد شیر خان کوله انداز

کرون کر ہو خبر محمد سی شیر — تو ہو نام لینی مین ہرگز نہ دیر

وہ تہا توپخانی مین یی جو ان — وہ تہا کولا انداز وہین خوش بیان

ہوا میرکے ہمراہ وہ بہی اسیر — بنا قید خانی مین وہ دستگیر

ذکرِ عبد الرزاق آرامِ گوش ملازمِ نوساکن بنگالہ

اور اک عبد رزاق تہا بامزا — وہ بنگالی ہی مین تہا نوکر ہوا

یہان قید خانی مین ہمرہ ہوا	۳۳	وہ تہا کان کی دیکہنی مین رہا

ذکر کریم بخش اکبش یعنی ساقی و مخفف

آن سقہ ملازم قدیم راقم الحروف الاشعار

مقدم کرون بخش پر کریم	بالطف نبی و خدای علیم
زمانہ ہو سقے سی ماہر ابہی	تو ہو نام اسکا بہی ظاہر ابہی
کریگا جہان اسپہ تحسین عام	دیا ساتہہ سقی نی تہا نیکنام

ذکر حاجی قادر بخش کہار انکشت بردار

رہا ساتہہ بندی کی لیل و نہا	اور اک حاجی بہی قوم کا تہا کہا

ذکر امامی کاڑی پونچہہ قدیم

مقدم کرون خان پہ لفظ امام ۔۔۔ تو پھر ایک ہو نام ای نیکنام

وہ تھا کاڑی پوچھو نہین تو کرا ۔۔۔ مرا ساتھہ اس قید مین جی دیا

ذکر میر نواب مصاحب مجاہد الدولہ بہادر

یہ مین عنایات رب قدیر ۔۔۔ مقدم ہو نواب پر لفظ میر

تو ایک نام خوش اور انہو شکا ۔۔۔ یہہ سررشتہ اسکا بھی بتلاؤن یار

پھوپھا کا مصاحب تھا ہمرہ ہوا ۔۔۔ یہان آن کر ساتھہ انکا دیا

ذکر داروغہ احسن السلطان خان صاحب بہادر

مقدم ہو سلطان پہ احسن اگر ۔۔۔ تو ہو نام ان کا ای خوش سیر

وہ کہانا پکانیکو ہمرہ ہوئے ۔۔۔ مری ساتھہ زندان مین بھی وہ رہے

ذکر کربلائی آبخاصہ بردار زنگلہ

دوم ایک زن کربلائی تھا نام
رہی میری ہمراہ وہ خوش خرم

پلاتی تھی پانی مجھے صبح و شام
رہی جب تلک تھی بہت نیکنام

ذکر زن پاندار

سوم نی جسنے تھی اک مہ لقا
انہون نی بھی مدائین پاؤن دہرا

گلوری وہ مجھکو کھلاتی ہی و نہ
بدل مجھپہ سنتی وہ سینہ سونہ

ذکر محمدی خانم پوشاک دوز

محمد کہون پاکی ہمراہ جب
تو پھر لفظ خانم ہوامی ذی نسب

دیا تھا تحصہ اُس مہ لقا نی مرا
یہہ پوشاک وزی مین ہی خوشنما

تہہ تہی بس بان سو پر قسم | ہوئی داخل قید خانہ جو ہم

قلی باب دروان ہی قلعہ کا | یہہ بندہ وہان آٹھہ دن تک رہا

جو یہان ہین کنک صاحب نیکنام | ہین دلہوسی صاحب کی قائم مقام

وہان لاٹ صاحب نے بھجوایا خط | بہت خوشنما اور بہت خوش نمط

سناؤں مین اس خط کی مضمون کو | لکہا تہا مجھی لاٹ صاحب نے جو

نقل محبت نامہ فرستادہ لاٹ کنک صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ

یہہ مضمون تہا اسمین سراسر لکہا | محل اب نہایت ہی افسوس کا

یہہ مخلص بہت اس مین مجبور ہی | یہہ ساری زمانی مین مشہور ہی

وہ مفسد جو پہرتی ہین بی انصرام | وہ لیتی ہین اس پاک طینت کا نام

یہہ کونسل کی تجویز مین آگیا ۔ کہ مسکن ہو چینسرہ یہان اپکا

کرین آپ تبدیل چندی مکان ۔ کہ ہو بند یہہ باب فتنہ نہان

یہان آپ کلکتہ مین جبسی آگئے ۔ نہ کچہہ رنج و غم ہمسی حضرت نی پائے

مع نوکرون آپ مختار تہے ۔ نہ زندان کی ہرگز سزاوار تہے

نہ انکا عزت مین حضرت کے فرق ۔ رہیگی چمک باتین مثل برق

کہ ہمسی بہی اور افسرونسی ذرا ۔ کبہی آبرو مین نہ ہوگی خطا

یقین خوب اس بات کا کیجئے ۔ کہ خواہان نہین ہین ہم اس امر کی

کرین ہی ضرور آپکا بندوبست ۔ بڑہی حوصلی کو کرینگی نہ پست

نہ کچہہ خانگی امر مین دخل ہے ۔ سوائی ضرورت نہین اور شے

ضروری جو اسباب ہوویگا وہ سب ۳۸ مہیا رہینگا نہیں فکر و غور

جو کچھ حسبِ امکان ہیں آئیگا سبکسر گور زر دہ دل جائیگا

جواب محبت نامہ نواب گورنر بہادر

جواب اسکا میں نی لکھا آپکا یہہ بندہ تو ایسا نہیں ہی

قسم مجھکو ہے روح رسول کی نہیں ہی مرا مقصد و نہیں حصول

میرا بیٹا یا بھائی بھی ہو اگر یہہ بیٹیں نہوئیں سبی ہرگز خبر

قسم اپنی ایمانکی ای جناب بہ قرآن بروح رسالتمآب

میں آگاہ اس شی سی ہرگز نہیں یہہ بہتان ہی اسکی کہیں کا کہیں

گذر جائینگی چند دن یوں اگر نہ پھر جان سی ہوگی اچھی خوشی

مجھی حکم ہو اپنی گھر مین ہون — جواب اطاعت جو دیتا ہی وون

جہان مین ہون گا ثنا خوان ہن — مگر قید غم مین پریشان ہون

نہ آیا مگر میری خط کا جواب — نہ مجھسی کیا پھر کسی نی خطاب

احوال تبدیل شدن زندان

رہی جب قلی باب مین اٹھہ روز — ہوئی آتش رنج و غم سینہ سوز

جو کوٹھی ہی ایک قلعہ کی بیچ مین — یہہ تجویز ٹھہری وہان پر رہین

غرض ہمکو لائی اٹھا کر جہان — فلک الامان الامان الامان

کوئی آنکھہ ہمسی ملاتا نہین — پرندا نور تک بہی آتا نہین

ہوئی بند در قید خانی کی جب — لکھون کیا جو گذرا ستم اور غضب

کلیجہ جو امونہہ کو آآگیا ۔ رکا دم جو سینہ مین گہبراگیا
زن و مرد تہین جتنی میری ساتہہ ۔ اُنہین لائی کوٹہی مین سب بانہون ہاتہہ

در صفتِ مجاہد الدولہ مرزا زین العابدین خان بہادر شوہرِ ہمشیرِ والدۂ بندہ

پہوپہا میری نواب الاحتشم ۔ نہایت مین محسن بڑی ذی کرم
یہہ کہتی تہی وہ ہاتہہ مین لیکی تیغ ۔ نہین تمسی جان اپنی مجہکو دریغ
اگر حکم ہو لالہ گون رنگ ہو ۔ کہا مینی موقوف یہہ جنگ ہو
مین ہون بیگمہ میری شرکت ہے ۔ مصیبت پڑے پر بہی طاعت رہی

شعر در ذکر دیانت الدولہ متدین الملک

محمد معتمد علیخان بہادر امانت جنگ کمیدان پلٹن احمری

دیانت بہی اسطرح سی تہا پیر | کہ جسطرح پروانہ ہو شمع پر

ذکر فتح الدولہ بہادر مرحوم بخشی الملک
رسالہ دار رسالۂ ہمیشہ شاہی و استاد بندہ

ضعیفی مین تہا فتح دولہ کا حال | چراغ سحر کیطرح تہی نڈہال

کہا مینی ہر چند تم ہو ضعیف | نہ اٹہینگا تمسی یہہ بارِ عنیف

انہون نی کہا مین تو ہون جان نثار | فدا تم پہ ہم ایسی ستر ہزار

مری تن مین جب تک ہی جان باشاہ | نچھوڑونگا تمکو خدا ہی گواہ

گفتار در انتقال نمودن فتح الدولہ بہادر مرحوم در قلعۂ ولیم فورٹ

صفر کی مہینی میں وہ مر گئی — جو کہتی تھی مونہہ سی وہی کر گئی

وہ تھی بہشت و ہشتم صفر کی سبین — ہوئی فتح دولہ جو جنت نشین

گفتار در رنج خود بہ فرقت فتح الدولہ مرحوم

کلیجہ مصیبت سی ہلنے لگا — جگر خار فرقت سی چھلنے لگا

ہوا قید خانہ نہیں غمگین میں اور — مصیبت کے پیدا ہیں ظاہر آئی طور

ہوئی سن جو پہ تر بین یہہ واردات — دہن سی نہ نکلی مری ایک بات

کیا صبر میں نی کلیجی کو تھام — جو تپ نی کیا کام اُنکا تمام

ذکر محتشم الدولہ بہادر برادر خرد فتح الدولہ بہادر کمیدان جعفری پلٹن مصاحب راقم الحروف

غرض بہائی اُنکی جو تھی دوسرے — رہی مہتمم لفظِ دولہ سے ملے

تو ہو نام اُسکا اسے ہے آشکار — بیاں آگی بھی کر گیا ہو سخن یا

وہ پروانہ آسا فدا جسپہ تھا — فدا دل سے وہ باوفا جسپہ تھا

یہی قول تھا جب تلک جان ہے — یہہ تن فدا اسپہ ہر آن ہے

وہ رہتی تھی بی وسوسہ خوش شغل — نہ تھا چشم و ابرو پہ ذرہ بھی بل

گفتار در ذکر حالِ ذوالفقار الدولہ سید محمد سجاد علیخان بہادر رسالہ دار رسالہ میسرہ شاہی اور ملکہ محذرت افسر النسا نواب نشاط محل صاحبہ اللخانہ راقم الحروف مصنف مثنوی ہذا

بہم لفظِ دولہ سے ہو ذوالفقار — تو ہو نام اک اور کا آشکار

وہ سالی ہین میری نہین اِنسے شکیب ‏ ‏ مری ساتہہ ہین قید خانی تلک

فدا رہتی ہین مجہہ پہ پروانہ وار ‏ ‏ نہ آیا کبہی اُنکی دل پر غبار

مری نام پر ہین فدا جان سی ‏ ‏ مجہی رکہتی ہین وہ سوا جان سی

اسیطرح سی اور سب ہین نثار ‏ ‏ خدا کی قسم کچہہ نہین جہوٹ یار

زن و مرد ہمراہی ہین سب فدا ‏ ‏ بڑا حوصلہ ہے بڑا حوصلہ

رخصت شدن و اجازت طلبیدن ویانت الدولہ برای زیارت عتبات عالیات و حاصل نشدن حکم توسل و بالاخرہ رقم راناراض نمودہ از قلعہ بدر شدن

ویانت کا دل جبکہ گہبرا گیا ‏ ‏ تو قصد زیارت وہین آگیا

بہت روپیا مینی جسنی کمایا
مگر حکم کونسل نہ حاصل ہوا

اسی طرح سی تھا ہری پاس وہ
زیارت کی رکھتا تھا پر آس وہ

نکلنی پہ ایسا تھا وہ لوٹ پوٹ
لکھی تیا تھا مال اسباب لوٹ

نہ انگریزی مین وہ ہوا پر قبول
نکالا گیا مجھکو کرکی ملول

ذکر دیوانہ ساختن معتمد الدولہ خود را وازین حیلہ بدر شدن از قلعہ

سن اس معتمد کا بہی اب حال تو
کہ دیوانہ وہ بنگیا نیک خو

لگا کرنی بیہودہ مار پیٹ
بنا تھا پاگل سی وہ خوب ٹھیٹ

نہ تہی اسکو بہی خبر کیا
ہنسی وہ تو اب بہی کہولی مین جا

پیالہ لبالب منگا دی مجھی — مے رنج سی اب چھکا دی مجھی

تڑپ برق کی ہو گئی تھا کا ہو زور — چمن میں ہو کچھ عندلیبوں کا شور

بتا پوچھتی آئین رند جہان — کہاں ہیں کہاں ہیں کہاں ہیں کہاں

ہر ایک قید خانی کا دست ہو — محافظ ہر ایک فتنہ سی پست ہو

بنی ہر کڑی سقف کی اژدہا — ہر اک در ہو غم سی نہنگ بلا

ہر اک در ہوا اژدرِ زمین کو غم — جمیں سجیں تو نہ اٹھیں قدم

یہہ قیدی ہوا بند جب بیگناہ — تو کی پہری والوں نی حالت تباہ

خصوص ایکشب آنکھہ میری لگی — نہ تھی نیند تھی بلکہ وہ اک غشی

کہ اک صاحب آ کر زبان پر یہہ لائی — خداوند کلمی و پہر سنائی

جو کچھ جمیں آیا جھی بک گئی / یہان تک بکی آخرش تھک گئی

کبھی کہتی تھی یہہ ہی آجہ ہی واہ / ارے بلکی اسکو کرو سب تباہ

مری پاپا او رمیم ماری گئے / عزیز اس جہان سی ہماری گئے

کرو ایسے آجہ کی گردن حلال / بکھیرا ہی جائی مٹی یہہ بال

یہہ سن تو سوتا رہا صبح تک / کلیجہ گیا اسکے باتون سی پک

کہا میں نے کرنیل صاحب سے حال / کہ یہہ ونڈوالون سی کیجی سوال

کیا میں نے سرکار کا کیا قصور / جو یہہ حال ہوتا ہی میرا حضور

وہیں لطف والطاف صاحب سے واہ / ہوئی بند اس دن سی اسکی راہ

کہار ونڈ آئنگی یہان پر شتاب / وہ تہا نشہ میں بک گیا بی سبب

پہر اُس روز سی رو ند آئی نہین — زبان کوئی باتین سنتی نہین

سُنا یہہ کہ موقوف وہ ہوگیا — نصیب ایسی شیخ شوقت کا سو گیا

کیا اُسکے بیٹون نی بھی یہہ سوال — کرو رفع جو کچھہ کہ ہووی ملال

کہا مینی مین کچھہ نہین جانتا — مین ہون حکم کرنیل کو مانتا

بیان شکستن باقر علی چوپدار از زندان محمد شیر خان گولہ انداز و برطرف شدن محمد شیر خان از نوکری و بدر شدن

پلا ساقیا زعفرانی شراب — بہلا دی جو وہ رنگ روی شباب

سُناؤن عجب طرح کی داستان — جو ہو قید خانی مین لطف بیان

محمد جو تھا شیر خان نامور | عجب طرح کا تہا وہ باشور و شر

کبھی سیر کرتا تھا اکون مین شش | کبھی ہستی تہی ہاتہہ مین پاپوش

ہر اک سی وہ لڑتا تہا بدبخت تھا | بہت سخت تھا وہ بہت سخت تھا

کسیکو سمجھتا نہ تھا وہ شریر | امیر اسکے آگی ہوئی تھی فقیر

یہہ اکدن کا تجکو سناؤن مین حال | کہ باقر سی اس سی ہوئی قیل و قال

ہوا پہر تو یہہ شور و شر ناگہان | ہوئی شیر کی سرخ مونہہ مین زبان

سر نوک پہنچی باقر کو آہ | کیا نوک دندان سی اس نی تباہ

کٹی ناک باقر کی اک آن مین | حمیت نہین ہوتی انسان مین

پکڑ سٹی باقر نی جوتی لگائے | یہہ غل قید خانی مین تھا ہائے ہائے

نکالا گیا شیر نازک مزاج ۔ کیا دوسرے قید خانی مین راج
ہوا قید خانی سی جب وہ رہا ۔ دیا مینی بھی نوکری سی چہڑا

گفتار در جای دیگر مقید شدن باقر علی چوبدار و گذاشتن این بندہ ان بسبب حرکت بیجا و ذکر تشدد محافظان

پہر اک جام دی ساقی مہ لقا ۔ مرا جی لگا ہی سناؤن مین ذرا
ذرا تیز کر دی میری فکر کو ۔ پہر اس قہر مین سن مجہسی ہر ذکر کو
یہہ اک تہا ہی گرامی خوش مقام ۔ لکہا مینی کاغذ پہ کچہہ گہر کا کام
وہ نوابصاحب کو مینی دیا ۔ کہ پوشیدہ کہنا اسی خوب سا
مین ہرچند لکہتا نہ تہا کچہہ ذرا ۔ پہو پہا کی مگر حکم سے لکہہ دیا

کہا یہہ بہی رکہنا اسی کر کی بند | نہ ٹوٹی کہین قید مین یہہ کمند

فقط تہا زر و مال کا گہر کی حال | کہ ہو حکم نواب سی صرف مال

وہ کمبخت باقر جو تہا بد سرشت | نہ سمجہا ذرا دل مین وہ خوب و زشت

مین حیران ہون کسطرح سی ای خدا | مری گہر کی آدم کو پرچہ دیا

ملا پہر ہی والی کو پرچہ وہ جب | یہان آیا ہم قیدیون پر غضب

وہ خود تو روانہ ہوا قید مین | یہان جان نہ باقی رہی صید مین

گمان لاٹ صاحب کو بہی یہہ ہوا | یہہ کیون خفیہ مضمون لکہا گیا

حقیقت مین تہی یہہ بجا انکا دہیان | مقدر سے لاکن امان الامان

کرو کچہہ نصیبون سی ہو کچہہ نصیب | بنی اژدہا رنگ روی حبیب

نہ ہرچند تہی اُسمین کچہہ اور باب
بگڑ ہو گئی وہ پہر دن کی رات

وہ باقر بہی اِس سی نکالا گیا
یہان قید خانہ سنبہالا گیا

لگی ہونی تکلیف جیسی سوا
خدا یا خدا ہی خدا ہی خدا

ذکرِ رہا شدن کریم بخش سقہ بسبب عوارض تپ دق و شرح بعضی حالات

وہ سقہ جو تہا وہ بہی راہی ہوا
مریض اسقدر تہا نکالا گیا

زن و مرد سی کم ہوئی سات لوگ
جہی فتح دولہ کا اب بہی ہی سوگ

خدا بخشی اُسکو عجب مرد تہا
فنِ شاعری مین تو وہ فرد تہا

یہہ مین بہی شاگرد اُس ماہ کا
بندہا ہی ہوا وہ لمین اک آہ کا

جہی ڈیرہ سال اس بلا مین ہوا
ہوا قرب وصال ای مہ لقا

نہین حال اندوہگین پوچھتا ابھی تک تو کوئی نہین پوچھتا

دو وقتا تو آتا ہی گھر سی طعام یہہ کیا جان کری آدمی کر کلام

کھلی دیگچی دیکھہ لیتی ہین سب تو پھر پیش بین وہ آتا ہی جب

جو کچھہ حادثی مجھپہ ہو ہو گئے قلم کس زبان سی سنائے اُسی

جو ہین پڑگئین پیش بھی ہی درا جفاؤن سی آتا نہین چرخ باز

دلا چار و ناچار کچھہ چند حال سناؤنگا جس سی ہی مجکو ملال

مگر قید خانی مین لندن کی خط ملا کرتی ہین ہر طرح ہر نمط

یہان سی بھی جاتی ہین اکثر جواب سناؤن تو ہو جائے اُسکی کتاب

ذکر انتقال نمودن عفت مآب عصمت انتساب

۵۵

مریم مکانی بلقیس الزمانی خاتون معظم

ملکہ کشور نواب تاج آرا بیگم صاحبہ جناب عالیہ

متعالیہ ازین دار فانی بسرای جاودانی

والدۂ مصنف مثنوی ہذا اسکنہا اللہ تعالی فی

فرادیس الجنان و حال انتقال برادر عزیز القدر سکندر حشمت

دارا مرتبت صاحب عالم مرزا محمد جواد علی بہادر

طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ و ہم خبر رحلت

رافت آرا بیگم مرحومہ بنت مرزا سکندر حشمت

مرحوم و مغفور برادر زادی راقم الحروف

قلم آب سیہ پوش ہو بید رنگ — سیاہی ہے جا رنج و آفت کا رنگ

کر اب اپنی سینہ کو چاک ای قلم — بہا اشک کاغذ پہ وقتِ رقم

کر اب وی کاغذ کو اپدل سیاہ — پہن جامۂ سوگ با اشک و آہ

دہتر لگا اپنی موںہہ پر شتاب — اُٹھا چہرۂ رنج سی اب نقاب

ہر ایک موی سطر اپنا کر تار تار — بنا شاہدِ درد کو غمگسار

پڑی آبِ اندوہ کی دلپہ چھینٹ — لگا سر پہ اب قیدخانیکی اینٹ

کہ اک دفعتاً آیا لندن سی خط — لکھا غم کا مضمون تہا اِس نمط

مقدم رجب پر جو ہوتا ہی ماہ — ہوا اُسمین یہہ واقعہ آہ آہ

مری الن تہین جو عفت مآب — وہ جنت کو راہی ہوئی پُر شتاب

وہ دن مین کا ایسا قیامت ہوا — کہ جہہ دلجلی پر وہ آفت ہوا

نوین تہی جو تاریخ اُس ماہ کی — قیامت بپا ہو گئی آہ کے

رجب کے مہینی مین آیا یہہ خط — کہ پڑہنی سی جسکی ہوا دل غلط

لکہا تہا کہ بہائی نی بہی کی قضا — دہم اُس مہینی کی تہی بد بلا

شب جمعہ راہی عدم کو ہوئی — مری ہو گئی تنگ سب خوش دلی

یہہ پڑہتا یہہ پڑہتا کہ غش کر گیا — یہہ سمجہا کہ مین جیتی جی مر گیا

نوین کو یہہ شعبان کی آیا خط — بہتیجی کا احوال تہا اس نمط

کہ وہ رافت آرا بہتیجی جو تہی — گئی سوی دار البقا دل جلی

لکہون ماہ کا سن مین بصد ویاس — گئی سال تہی پانچ اور پچاس

مری بہائی دنیا مین تھی تیس سال | لحد کی دلہن سی ہوا اب وصال
برس دن کا سن اِن بھتیجی کا تھا | جو اُس دلہن کا جنازہ اُٹہا
رہا سوی ملکِ بقا جھٹپٹا | وہان بیٹی مدفون ہوئی ایکجا
ہوئی دفن دونو بہ ملکِ انس | اودہر ہو گیا میری دل کو ہراس

بیانِ حال عددِ سن مصنفِ مثنوی ہذا و اظہارِ حالِ تولد شدنِ پسر مصنف طال اللہ عمرہٗ از بطنِ حضورِ عالیہ ملکہ اودہ اختر محل صاحبہ

ہوئی بارہ سو پر چوہتر جو سن | اِسی سن مین پہنچی یہ رنج و محن
مری سن کی گذری ہین تینتیس ۳۳ سال | ابہی قید مین رہا ہون بملال

پهر اس قلعہ خانے مین پهونچی خبر
کہ اختر محل سی ہوا ہی پسر

وہ منکوحہ دوم مرتبی بی بی ہی
علی نقی خان کی وہ بیٹی ہی

مُشدّد و نہین یا علی ٹهیک ہی
نقی خان کی ہمراہ ہی خوب شی

بمجبوری یہہ یا مشدّد ہوئی
نہ یون وزنِ اشعار مین آ سکی

اوودہ کی وہ ہی ملکہ نیک نام
وہ گل مثلِ طاؤس ہی خوش خرام

غضب کی ہی چتون غضب کی ہی چال
کہ ٹهوکر سی کبک تک پائمال

گلِ گوش خوشبو مین مثلِ چمن
نزاکت کا پتلا ہی گل پیرہن

چمن عارضِ سرخ سی شرمسار
وہ جوبن ہی گلشن کی جیسی بہار

فدا لالۂ سرخ اُس لال پر
نضارت تصدق ہر اک گال پر

سمن بر عدائے عشوہ و ناز پر
پری کو بھی شک اسکے انداز پر

شرف لے مہ وہی کالی کا پہن
غضب کا بت ہی اور غضب بچپن

در و لعل و گوہر ہیں دندان نہیں
عجب تر یہی ہی نخدان نہیں

جو پیشانی کہوں قمقمی نور کے
تو الماس سی ہاتھ ہیں حور کے

کمر ہی سراب رہ کائنات
ہر اک بات ہی جسطرح ہونہا

سر مو نہیں فرق اس بات میں
کہ بالو لسی دہوکا ہوا رات میں

چمن بستر ن کا ہی رو دو ہان
وہ ہن کب ہی شاعر کو ہی کچھ گمان

سراسر کمر پیچ در پیچ ہی
نشو و نما بہت جب وہ پیچ ہی

کشادہ جبین اختر صبح ہی
وہ ابرو ہر اک خنجر صبح ہی

چمن وہی گلرنگ سی شرمسار
فدا خال عارض پہ مشک تتار

سمن بر سمن وہی گلفام ہی
مہ و خور پری حور بہ نام ہی

کرن جہر تابان کی ہر گال ہی
ہر اک بہون نہین رستم زال ہی

جفاجو نہین تندخو و نہ چین
دہن اسطرح جسطرح انگبین

سرافراز ہی سرو قد سی نہال
وہ الہڑ ہی پی کی غضب چلبلا

وہ مہ پارہ ہی سترہ سال کی
نرالی پھبن پائی ہی چال کی

مگر جبسی والد ہوئی قید آہ
مہینون سی زندان مین ہین تباہ

نہین حال معلوم کیا رنگ ہی
وہ ہیری کا ٹکڑا ہی یا سنگ ہی

اُسی مہ سی طالع ہوا یہہ قمر
نہین ہمکو صورت سے اُسکے خبر

که گورا ہی یا سانولا رنگ ہی — وہ ماں پر ہی یا باپ کا ڈھنگ ہی

پھرائی اگر قید سی کردگار — سناؤنگا وحال ہی مجھکو یاد

دوم ہی وہ نقی آرا ہی اسکا نام — که بعد اسکی ہی لفظ بیگم سی کام

نہیں کہا ابتک پسر کا ہی نام — رکھا کچہہ نہ زینت قمر کا ہی نام

خدایا ہوا اقبال اسکا بلند — مصنف کی سایہ میں ہو ارجمند

حال دیگر صاحبات محل مصنف که از لکھنؤ در کلکته ہمراه راقم الحروف آمده اند و حالا جمله در مٹیابرج ملقب به موچی کھولا مقیم اند و مصنف در زندان به قلعه ولیم فورٹ کلکته و شرح بعض دیگر حالات وغیره

ساقی نامہ

پلا ساقیا وہ مئی با مزا
بہلا دے جو تلخیِ جامِ بلا

لبالب پیالہ ہو خوش رنگ ہو
رقیبوں کو بھی نشۂ بنگ ہو

الٹ کر ندون منہچی کا جواب
بڑہاپی مین پھر آئی میرا شباب

لپک جائی دستِ صراحیِ نور
بنی جامِ مے جامِ کوہِ بلور

اچٹ جائی خوابِ و آرامِ دل
نکل آئی زندان مین بھی کامِ دل

سہرِ قلعہ ہو روی زیبائی یار
مسلسل ہو مضمون ہر اک آبدار

اسامی ہمراہیان کر رقم
جو لائی ہین کلکتہ مین ساتھ ہم

زن و مرد و اہلِ قلم اہلِ فوج
کہ ہو ایک حبشی کی جس طرح موج

کسیطرح تھی پانچسو سی نہ کم ۔ ملازم رفیق اور محل ذی حشم

ولیعہد کی ماں محل خاص ہیں ۔ بلطف و مروت خوش اخلاص ہیں

دوم ملکۂ ملک عالیجناب ۔ وہ جبریل کی والدہ خوش خطاب

محل ہیں وہ معشوق و رزانہ واز ۔ وہ سب مخلوق ہیں ہیں جہان سرفراز

کہ تاج النسا بھی ہی اُس کا نام ۔ سلامت ہی وہ جہان میں مدام

محل تیسرا امیر دلدار ہی ۔ رفاقت کے بالکل سزاوار ہی

رتی محبوبۂ خاص ہی اُسکا نام ۔ پریزاد ہی خندہ رو خوش کلام

سوم اُسکا عاشق نما نام ہی ۔ سزاوار ہی واہ کیا نام ہی

چہارم ہی اک جان جان اُسکا نام ۔ وہ ہی عارضہ مند اب صبح شام

شفا اسکو دی جلد ای کردگار — بصحت رہا مجہسی وہ غمگسا

چہارم بڑی بیگم مہ لقا — بتاؤں خطاب اسکا سنلی ذرا

ملی عاشق اور لقط سلطان بعد — تو ہو نام لکہنا قلم کو بہی سعد

سوم اسکا ممتاز عالم ہی نام — جو یہہ نام ہی اسکا کیا کم ہی نام

چہارم ہی قیصر بہی بیگم کی ساتھ — لکہا نام میں نی بڑی غم کی ساتھ

نہ منکوحہ تہی وہ نہ ممنوعہ تہی — فقط دوستی سی یہاں ان کی ہی

اسی بعد چندی جو آیا خیال — گئی لکہنؤ سیکو دی کربلال

وہین سادرہ یازدہ تہلیان — عدد مین تہی گیارہ ہزار ایجوان

وہ دین اِسلئی تارہی پی پاس — نہ ٹہری ہوئی اِسطرح کی اداس

ہمین چھوڑا زندان مین آہی ہوئی
گئی وہ گئی وہ گئی وہ پری

وہ پنجم خجستہ محل خوش لقب
کہ تہی ساتہہ وہ موچی کہولیمین اب

زیارت سی جب کربلا کی پھری
تو موچی کہولیمین داخل ہوئی

زیارت سی پھر کر ہوئی تھی شہر یکبیک
لکہا مینی احوال سب ٹہیک ٹہیک

چھٹی ایک ممتوعہ کا سن لی نام
قلم کی زبان سی سناؤن کلام

وہ ہی جعفری بیگم مہ لقا
خوش انداز نازک ادا خوشنما

لب سرخ برگ گل گلستان
صدف گوہر صاف کا ہی دہان

وہ دندان تبسم مین درّ عدن
وہ روی گل تر ہی رشک چمن

شگوفہ کہلا ہی لب لعل کا
کہون گیسوی مشک ختن ہی خطا

کرین نسر طائر کو آنکھین شکار — کرون نظم فردوسی رخ پر نثار

سر لام ہی لف زیبای یار — ہر اک تل ہی عارض کا مشک تتار

صباحت پہ رخ کی فدا یاسمن — نضارت پہ صدقی رہی نسترن

کھچین اس طرح ابرووں کی کمان — کہ کشتی کو حاضر ہین دو پہلوان

حباب لب بحر مین چہاتیان — یم وصل مین لہر ہین چہاپتان

سخن کش ہی نازک ادا ماہرو — بڑی جنگ جو ہی غضب تند خو

قیامت ستم قہر ہر بات ہی — وہ شیرین دہن زہر ہر بات ہی

عجب چلبلی ہی و نازک مزاج — پری فرق حوران کہون اسکو تاج

کہلنڈرا پنا ہر سخن مین عیان — وہ اچپل ہی چنچل ہی بانکی جوان

ذرا بھی نہیں ہی متانت کا نام
زبان ایسی جیسی کھنچی ہو حسام

سخن میں درشتی زبان سخت ہے
پئ عاشق نیم جان سخت ہے

پھپھولا بنا ہی جگر ہجر میں
اُسی کچھ نہیں ہی خبر ہجر میں

وہ فرقت سی بندیکی دلشاد ہی
اِدھر بشاہدِ وصل برباد ہی

گلو ہی مقرر جو زندان میں کی
کئی مرتبہ آکی دم رک گئے

کبھی کہتی ہی ہاتھ میں درد ہی
غرض مکر و حیلہ میں وہ فرد ہے

کبھی غش ہی ہسی کبھی برخلاف
کبھی گرد آئینہ پر گاہ صاف

کبھی لکھنؤ کا وہ کرتی ہی قصد
کبھی کہتی ہی ہی جنون کبھو لو قصد

کبھی کہتی ہی کربلا جاؤن گی
چھپون گی نہ میں برملا جاؤن گی

کرائیکا وہ ڈہونڈتی ہی مکان ۔ کبھی کہتی ہی مجھکو بلواؤ یہان

ہزارون پہ ہوتا ہی جب فیصلا ۔ تو پھر راضی ہوتی ہی وہ باوفا

کبھی چھہ ہزار اور کبھی اک ہزار ۔ وہ لیتی ہی مجھسی ہر اک طرح یار

عجب مخمصی مین ہین اس زفتنی مین ۔ ڈرا قید خانی مین رہتی ہین

ملال اسکا آتا ہی ہر دم مجھی ۔ یہ مجھکو نہ اس قید مین چھوڑ دے

تو الفت مین اُسکی رہونگا تباہ ۔ تھمیگی نہ زندان مین الفت کی آہ

تڑپ کر غم مہ مین جان جائیگی ۔ وہ پچھتائیگی سخت پچھتائیگی

جہینون سی ہین جو لب یار دور ۔ تو دُودِ الم کا ہی دِل مین فور

تڑپ برق کی نالہ و آہ ہی ۔ تنک ابر مین چہرۂ ماہ ہے

کبھی اُسکو دم بھر بٹھایا نہیں | خیالِ رخ و لب بھلایا نہیں
یکایک مہینوں سی فرقت ہوئی | مصیبت ہوئی مجھپہ آفت ہوئی
الٰہی شبِ ہجر کی صبح ہو | کہوں مین کہ سینہ سی میری لگو
تپِ فرقتِ یار زائل ہوا | مری طرح دل اُسکا مائل ہوا
کوئی رنج زندان مین ایسا نہیں | جو اس بیسرو پا کو پہنچا نہیں
مگر دردِ فرقت ہی سبسے سوا | ہر اک غم دیا ہی اسی نے بھلا
یہہ گردابِ فرقت ہی زندان نہیں | یہہ وہ بحر ہی جسکا پایان نہیں
یہہ وہ غم ہی جس سی نہین بچتی جان | اسی غم سی لوٹی ہی لی ہین جوان
اسی غم نی پانی سا دل کر دیا | اسی غم نی کوہِ الم ڈھا دیا

مرا غنچۂ دل ہوا غم سے بند ‫ — ‬ چمن بنگیا داغونسی بند بند

دل زار ہرگز سنبھلتا نہین ‫ — ‬ وہ کوہِ گران ہی کہ ٹلتا نہین

جیتا ہی نہین جیسی بیمار ہم ‫ — ‬ کیا غم نی مجھکو ضعیف و نزار

وہ شامِ الم ہی سحر تک نہین ‫ — ‬ مری نامہ رو کی خبر تک نہین

ہر اک سمت پہرا ہر اک سمت یاس ‫ — ‬ رفیق و ملازم ہین خوف و ہراس

کبھی سر پہ رکھتا تہا مین کجکلاہ ‫ — ‬ او وہ کا کبھی مین ہی تہا بادشا

ملازم مِری تہی کبھی سو ہزار ‫ — ‬ مری حکم مین تہی پیادہ سوار

فقط ستّرہ سو تہی اہل قلم ‫ — ‬ طبیبونکو کر پانچسو تو رقم

فقط پندرہ سو تو تہی چوبدار ‫ — ‬ رعایا وغیرہ کا کیا ہی شمار

کروں ساٹھہ ستر محل گر شمار — تو ہو جائی پھر یک قلم آشکار

اب انمین پہہ مین پانچ چھہ بیبیان — جو کلکتہ مین ساتہہ آئین یہان

ہوئی قید سطح ہم بیگناہ — اسیروں مین ہون تمام ہی بادشاہ

زن و مرد اٹھارہ اور اک بچہ جان — شب و روز زندان مین ہین دل طپان

ہر اک اپنی جینی سی بیزار ہی — ہر اک قید غم مین گرفتار ہی

بہشتی جو آتا ہی اور خاکروب — وہ پہرہ کی شدت سی ہی سینہ کوب

جو جاروب دیتا ہی وہ سینہ سوز — تو گورا بھی ہمراہ آتا ہی ہر روز

بہشتی کا یہہ حال تحریر ہی — وہ جس طرح سی نقش تصویر ہی

کبھی روشنی والہ لائی جو تیل — تو دیتا ہی گورا اسی بھی دھکیل

اور اک ہرٹ صاحب خوش بیان
سحر شام ہوتی ہین جیلو کنان

وہ میجر ہین کرنیل کی پیش دست
وہ کرتی ہین زندان کا خود بند و بست

وہ گنتی ہین خود آکی شام و سحر
جو بیمار ہو لیتی ہین وہ خبر

ہی اک اور داروغہ زندان کا
کہ کالن ہی نام اُس نگہبان کا

ملازم کوئی ہوتا ہی جب علیل
تو ہوتا ہی اک ڈاکٹر بہی کفیل

جو ہوتا ہی راقم مرض کی قریب
ملازم مرا آتا ہی وہ طبیب

بیان پیشتر کر چکا جسکا حال
کہ بہاگا تہا زندان سی وہ بکمال

وہی آکی کرتا ہی میرا علاج
تو ہو جاتا ہی وبرہ کچہہ مزاج

وہ تکلیف ہی جس سی دل تنگ ہی
شب و روز زندان کا بدرنگ ہی

زبس ہی یہہ کوٹھی نہایت کلان
مگر میری کس کام کی ای جوان

ہر اک اسکا در بند ہے آہ آہ
نہ گرمی نہ گرمی کہ دل ہی تباہ

کہلی ہین جو در تو آید ہر دو ہوئے
یہہ ہی رنگ کوٹھی کا یہہ دو ہوئے

اس واسطی کی یہہ ہین دل شق ہین ہم
نہ اوپر نہ نیچی معلق ہین ہم

لکہی خط کئی لاٹ کو بہی رقم
ہوئی سرفراز ایک سی بہی نہ ہم

کسی خط کا لکہا نہ ہمکو جواب
خدا جانی کس امر پر ہی عتاب

منگاؤ نوشتہ جو منشی کی ہاتہہ
تو آتا ہی کرنیل صاحب کی ساتہہ

ذکر شاہزادگان و شاہزادیہا سلطان مظلوم اعنی شاہ اودہ راقم مثنوی ہذا کہ موسوم حزن اختر ہست و شمار و تعداد اولاد

ذکر اور اناث و ذکر صاحبان کہ زندہ اند و تذکرہ انان کہ وفات یافتند و ذکر سلطان شہید والد اکبر نوشیروان قدر مرزا محمد حیدر علی بہادر اسکنہ اللہ تعالیٰ فی فرادیس الجنان و ساقی نامہ

بدلتا ہے ساقی ہمارا مزاج
مے تیز کی ہے ہمیں احتیاج

دہن سے لگا ساغر نور کو
بغل میں بٹھا دے کسی حور کو

برنگ چمن آتش باغ ہو
زر گل کی جا درہم داغ ہو

گل اشرفی زر ہے گلچین کا
ہر اک سرو و گل ہو اسی آئین کا

ملے طفل غنچہ کو جب گوشمال
جو طوطی ہو گلشن میں ہو جائے لال

ہر اک تاک انگور زریں بنے
روش سے ہر اک خوش آئین بنے

جو ہو جامِ گل اور مینائی سرو
رہی باغبان کو تمنائی سرو

سرِ لالہ داغِ دلِ زار ہو
کفِ دستِ گلچین بھی ردار ہو

شرر ریز ہو ہر ہوائی چمن
دکھا داغِ سینہ بجائی چمن

گلستان کا عالم نظر مین نہ آئی
رخِ جور رنگ زنبق مین سمائی

جو خارِ چمن غم سے پامال ہون
نہالِ تمنا خوش اقبال ہون

کھینچے خنجرِ گل چمن مین اگر
تو ہو جائین برگِ درختان سپر

ثمر سے شجر کی ہے نام آوری
جو لی پھل مین انگور ہین تری

اثر تخم کو ہے خدائی دیا
یہہ جامہ کسی خوش قبائی دیا

لچکتا ہے جو ہے شجر باردار
بنا لی ثمر باغ مین مشعل دار

صدا عندلیبوں کی ہی باغ مین | کہ بلبل ہین ہی قمری و زاغ مین

جہان مین جو انسان ہین لا ولد | وہ ہین سرو آسا نہین خال و خد

نہین آن پہ فصل چمن بند دل | وہ ہین سبزہ زارون مین خوش و خجل

جو گل بی ثمر ہی وہ بیکار ہی | نہین جسکی اولاد وہ خار ہی

غرض مجہکو اس ابتدا سی تہی | کہ امید اپنی خدا سی یہہ ہی

مری نور چشمان سی پہر شہ صبا | تو آنکہون مین روشنی پہر کمال

بلائی خدا مجہکو اولاد سے | چہڑائی مجہی قید بیداد سے

جو بیٹی پسر میری تیرہ تہی سب | تہنین چہوڑ کر قید مین ہون اب

پسر آٹہ تہی پانچ تہین بیٹیان | کرون اب مین تفصیل انکی بیان

پسر تہا بڑا سب سے نوشیروان
کہ وہ لکہنؤ مین رہا تھا وہان

جو نوشیروان سے ملی لفظ قدر
عیان نام اُس مہ کا ہو مثل بدر

وہ بائیس کا تہا سن و سال مین
کلان تھا پسر میرا ہر حال مین

بحکم اللہ حق ہو گیا
وہ مجنون صفت تہا نہین شک ذرا

تمیز بد و نیک اُسکو نہ تہی
وہ گونگا بھی بہرا بھی تہا آدمی

جو کچھ تھا وہ تھا وہ مرا لال تھا
مرض صرع کا بھی تھا بیحال تھا

کرون شرح اب لطف اللہ کے
کہ شادی بھی کی مینی اُس ماہ کے

جو زوجہ ہی اُسکی وہ ہی شہر یار
بہو گر ملی اُسمین ہو لطف یار

بہو بعد اور پہلی ہی شہریار
وہ تہی ویسی شوہر پہ اپنی نثار

جنون مین بہی وہ اُسکا لقمان تہا | وہ تہا تنکی جان جانکی جان تہا
وہ تہا لکہنؤ مین حسن ایسا عمید | اُسی لکہنؤ مین ہوا وہ شہید

ذکر شاہزادۂ وارث سلطنت صاحب عالم ولیعہد کیوان قدر مرزا محمد حامد علی بہادر اطال اللہ عمرہ و زید اقبالہ

ملی لفظ کیوان اگر قدر سی | تو ہو نام روشن سوا بدر سی
ولیعہد ہی یہہ عمر انو نہال | یہی وارث مسند ہی خوش خصال
برس بیس کا سن ہی اُس ماہ کا | برا سخت ہوا اُسکی بدخواہ کا
وہ ہی علم صاحب ہنر ماہ ہی | وہ لیق ہی بارتبہ و جاہ ہی
صبیہ جو ہی میری ہمشیر کی | ہوا اُس سی عقد مہ و مشتری

ہوئی خبر کرو بادشہ سی بہو | تو ہو نام اُس ماہ کا ہو بہو

یہہ تہی لکھنؤ میں تو لندن میں وہ | پلا کرتی تہی میری اُس میں وہ

پہونچی سکی تہی جو حال سی آگہی | کہ ہی لکھنؤ میں یہہ رشکِ پری

یہہ دو نو پسر تہی محل خاص سی | اُسی ذی حشم سی تہی اخلاص سی

ذکر حالِ شاہزادہ سوم صاحب عالم فریدون قدر جرنیل صاحب مرزا محمد مہر علی بہادر طال عمرہٗ

کروں تیسری اب پسر کا بیان | وہ تہی شاہزادہ مری ساتہہ جہاں

فریدون سی گر ضم کرو لفظِ قدر | تو ہو نام اُسکا عیان رشکِ بدر

وہ ہی ستّرہ سال کا مہ لقا | خدا نے اُسی حسنِ ذاتی دیا

علی نقی ہی جہان میں با اقبال
کیا اُسکی جرأت نے اُسکا کمال

بڑا تو بہو سی فضیلت نکو رکھو
بیچارو اُسی نام سی خوار کو

بہو پر سیدھہ قدم ہو فرزند نکو گر
تو ہو نام پیدا اُسی ای حق سمیع

یہہ شہزادہ ہی ملکہ کا اُسی
الٰہی جہان میں سلامت رہی

یہہ ہی جو کہ گلی میں اب بھی دست قسم
مری قید سی ہی برنج عظیم

ذکر حال شہزادہ چہارم موسوم مرزا برجیس قدر بہادر طال عمرہ

جو وہ چوتھا شہزادہ ہی نیک در
اُسی لوگ کہتی ہین برجیس قدر

وہ چودہ برس کا ہی کچھ نیک نہین
کہون کیا کہ وہ ہی کہین کا نہین

بلاؤن جو حضرت سی لفظ محل
تو نام اُسکی ماں کا کہی بر محل

جو بگڑی تھی آگے سی انگریزی فوج | اسی کی گئی جیسی دریا کی موج
وہ مع قبضہ مفسدان میں ہی آہ | بنایا ہی اپنا اسی بادشاہ

ذکر حال شاہزادہ پنجم مخاطب بخطاب مرزا قمر قدر محمد عابد علی بہادر طال عمرہ

قمر قدر مرزا ہی اب پانچوان | قمر پر مقدم ہی مرزا جہان
برس سات کا سن ہی اسکا عزیز | وہ ہی لکھنؤ میں سراپا تمیز
محل پر مقدم اگر فخر ہو | تو پھر نام ماں کا ہی اسکی لکھو
خبر اسکی صحبت کے آئی ابھی | خدا نے خبر یہ سنائی ابھی

ذکر احوال شاہزادہ ششم مخاطب بخطاب مرزا آسمان جاہ بہادر طال عمرہ

پسر اب چھٹا آسمان جاہ ہے | وہ بن ماں کا اب بھی ہمراہ ہے

مقدم محل پر اگر تشنہ ہو | تو نام اسکی بانکا قلم سی لکہو

پسر کو بہی چہوڑ روانہ ہوئی | جو بہاگی روان سوی خانہ ہوئی

نہ میںنی بلایا نہ پہر آئی وہ | نکل کر مری گہر سی پچتائی وہ

غرض ہی جو دلدار میرا محل | اُسی پا لا کرتی ہی وہ خوشعمل

فدا اسپہ مادر سی ہی وہ سوا | وہ گل ہی اُسی باغبان لگا

برس پانچ کا اب سن و سال ہی | میں ہون قید میں وہ خوش اقبال ہی

وہی موچی کہو لیکی اندر مقیم | سلامت رکہی اسکو رب کریم

ذکر شاہزادہ ہشتم مخاطب بخطاب قمر حسن ہمزاطال عمرہ

سن اسکا تو ہی شاہزادی کا حال | قمر سی حسن کو ملا خوشخصال

قرا پھلی ہو بعد ازان ہو حسن
تو بعدِ حسن میرزا جان مِن

تو ہو نام اُسکا بہی جسلو گر
سناؤن اب اُسکی بھی تجھکو خبر

کہ اک مجھکی بیگم ہی میر محل
نہو اُسکی عصمت مین یارب خلل

اُسی مہ سی پیدا ہوا ہی یہہ ماہ
وہ ہی لکھنؤ مین خدا ہی گواہ

بصحت رکھی اُسکو پروردگار
مین آنکھون سی دیکھون وہ اُسکی بہار

برس چار پکا ہی وہ مہ مشکبین
قمر چہرہ مہتاب خو مہ جبین

ذکر شاہزادہ ہشتم مشتہر بہ چھوٹی مرزا طال عمرہ

لکھا اب آٹھوین شاہزادیکا حال
وہ ہی چھوٹی مرزا حسین نونہال

وہ اختر محل سی ہی پیدا ہوا
وہ کلکتی مین سے [illegible] ہو پیدا ہوا

بیان انکی بھی کر چکا ہون بحال ۔ یہ ترتیب لکھنے کا آیا خیال

ہا اسی وجہ سی پہر دو بلا لکھا ۔ عجب نام مینی پیارا لکھا

وہ یکسالہ ہی عمر ہووے دراز ۔ درِ قید خانہ بہی ہوجاے باز

رہائی ہو ہر ان آتش سی ملین ۔ کرین پیار دل سی محبت کرین

بیان شاہزادون کا اب ہی تمام ۔ بہیو نکا لکہہ حال اے نیکنام

ذکر شاہزادی اول کلان مسماۃ سپہر آرا نواب کبری بیگم صاحبہ طال عمرہا زوجہ برخوردار عظمۃ اللہ دولہ بہادر

جوان سب مین شاہزادی کلان ۔ وہ تنہا رہی لکھنؤ مین وہان

سن اب انکا ہی بھی اٹھتیس سال ۔ کہ گذری ہیں یا سن کی اٹھارہ سال

سلیمان محل والدہ خوش خرام
تو ہی عظمت الدولہ شوہر کا نام

سپہر آرا ہی نام اُس ماہ کا
تو ہی کیہ[illegible] بیگم [illegible] لقا

مقدم جو کبری سی نواب ہو
تو پہر سارا نام اُس بیبی کا لکہو

ذکر شاہزادی و مسماۃ سپہر آرا نواب زینب بیگم صاحبہ

سپہر آرا ہی دوسرے بیگ نام
جو زینب ہی نواب خوش مقام

کرو لفظِ بیگم بہی ضم اُسکی ساتہہ
تو اُس نام کا لطف آجائی ہاتہہ

وہ خاقان محل کی ہی دختر نیک
وہ مہ پارہ ہی چار سالہ ہی

مع والدہ لکہنؤ مین رہے
خبر اُسکی صحت کی ہر کوئی لے

خدا یا سلامت رہی شہر مین
مع والدہ ہو وہ اِس دہر مین

گلشن ششم در بیان حال شاہزادی سوم حضرت بیگم صاحبہ مسماۃ
بہ تخت آرا نواب شہر بانو بیگم صاحبہ بنت نواب بیگم صاحبہ

سوم تخت آرا تھی بادہ تمام ⁂ لکھوں شہر بانو تھا اُنکا نام

کہی شہر بانو سی نواب گر ⁂ مقدّم جو نواب ہووی قمر

ملی لفظ بیگم بھی پھر اسکی بعد ⁂ نکل آئی شہزادی کا نام سعد

پہنہ سن سال تھی رشک بدر منیر ⁂ کہوں نام ماں کا سن اسی بی نظیر

وہ نواب بیگم سی پیدا ہوئی ⁂ عجب سعد طالع ہویدا ہوئی

یہ ہی لکھتو ہیں تیج و الدا ⁂ سنا اب گئی سوئی ملک بقا

ذکر شاہزادی چہارم مسماۃ بہ نگین آرا نواب رقیہ بانو بیگم صاحبہ

خلد مکین دختر نواب شیدا بیگم صاحبہ

نگین آرا جو تھی شہزادی تھی — حقیقت میں گھر بھر کی آبادی تھی

رقیہ ملائیں جو بانو سی ہم — لکھیں نام اُس مہ کا ای ذی کرم

جو نواب پہلی تو بیگم ہی تھیں — کہلاویں طرح جو کا نام [illegible]

یہہ شیدا کی خالق کی امداد کی — یہہ تھی والدہ [illegible]

خدائی یہہ کی شیدا بیگم پہ قہر — عنایت [illegible]

برس تین کی یہہ یہی تھی [illegible] — الٰہی سو یہہ بہی کرتی [illegible] ایک بات

سنا یہہ عدم کو گئی رشک ماہ — خبر یہہ ملی ہی سب آہ آہ

ذکر شاہزادی پنجم مسماۃ بہ بہیم آرا نواب بنت السلطان بیگم صاحبہ جنت آشیانہ

لکھوں اب پانچویں شاہزادی کا نام ۔ سنا ذکر اُسکا اب تو کلام

جو وہ سپہر آرا لکھوں اُسی جا ان ۔ تو ہو بنت سلطان لقب پھر عیان

پھر اوّل ہو نواب بیگم پہ بعد ۔ لکھوں اُسکا میں نام تھا نیک و سعد

وہ سمرو ہی تھی جو ملکہ پری ۔ یہ خوشتر تھی اُس سے حق رشک پری

وہ تھی لکھنؤ میں ہوا انتقال ۔ سُنا جب ہوا مجھکو رنج و ملال

کروں سن کی میں شرح آتی یقین ۔ اٹھائی برس کی تھی وہ نازنین

جو نوروزی بیگم ہے اک مہ کا نام ۔ وہ خالہ ہے اُس مہ کی ماہِ تمام

وہی پالتی تھی اُسی جا ان ۔ وہ موجود ہے لکھنؤ میں وہاں

ہوا والدہ کا اگر انتقال ۔ اُسی پرورش کی ہیں عم و خال

بلا مجھکو یارب تو اولاد سی | چھڑا پھر مجھی قید بیداد سی

میں ہیں بیگمیں اس جگہہ قید و بند | مجھی قلعہ میں خوب پونہچی گزند

نہ غمخوار کوئی نہ ہی رازدار | اڑی جاتی ہیں ہوش و صبر و قرار

کبھی لکھنؤ میں ہیں لندن میں گہہ | کبھی ہیں کبھو لمبین ہی چلن شہ

خیال آل کا کچھ خیال عیال | غم سلطنت ہی نہ زر کا ملال

تباہی کا بربادی کا زور شور | جہاں میں ہیں میں فقط گریہ ہی گور

عجب زلزلہ دل میں ہی اٹھن | بنی ایسی انسان ہوئی قید جن

ساقی نامہ گفتار آمدن عضد شت اروغہ و احمد علی داروغہ پوربی نواب سلطان جہاں محل صاحبہ زینت السلطنۃ

بلکہ شمع و دیگر بعض بعض حالات اظہار حال و تعجی بندہ بندان

بڑھی ہی اب نشہ مین کرشمہ کار — شراب مصفا ہوا بے بہار

ذرا خواب غفلت سے اب آنکھ کھول — اری بیزبان اپنے منہہ سے تو بول

ہلا ہو نشہ مستی مین ساقی ضرور — نکر ہی پرستو نسی اتنا غرور

چہک بلبل خامہ کا عندلیب تو — کراب سوز ان حسن سی دل

ہٹا قیس و فرہاد کی داستان — سُنا بلبل لکہنو خوش بیان

بڑہی نل دمن اور شیرین کا داغ — لگی لیلی عشق کا پہر سراغ

بہلا دے یسی یوسف زلیخا کا حال — کر اب چاہ مین گرگ غم پایمال

مٹی وسی عذرا کی وامق کا درد — رہی تنگ عاشق محبت مین زرد

سلیمان و بلقیس کا ہو وصال — رہی مدح خوان ہر زبان لال لال

اٹھا دامن ہجر ال وصل سی — نہ آسیب پہنچی کسی فصل سے

غزل ہجو دیکھین نہ جیب جبین — پی قتل مضمون پھرا آستین

الٹ دی بساط ہمی لالہ گون — کہین ہجو دیکھین ہو وی جنون

بیان کر کچھ احوال با صدق و راستی — خدایا ہمہ علم عالم تراست

مگر مجھ پہ گذرا جو کچھ ہو سنو — جو لی ربط ہو وی تو اصلاح ہو

ہون اک کم سخن شاعر خاکسار — کسی پر نہین فوق تک زینہار

تراب رہ شاعران جہان — یہہ سلطان عالم فقیر زمان

بد و نیک جاری زبان پر ہوا — توقع یہہ ہی مجھکو بخشی خدا

مگر یاوہ گوئی نہیں میرا کام | بہرا استعاروں سی ہی یہہ کلام

پی رنگ کچھہ کچھہ جو دیتی ہی بہا | وہی داخلِ شاعری ای نگار

سوا اسکے مطلب پہ سی کام ہی | اگر جھوٹ ہو تو برا انجام ہے

مگر اب مختصر عذر بس ہو چکا | اسی پردہ پردہ میں تو ہو چکا

یہہ اک لکھنی کرشن کہہ ذرا | کہ کرنیل صاحب نی اک خط دیا

وہ تھا لکھنؤ کا لکھا خوش نمط | ہوا اُسکے دیکھی سی کچھہ غم غلط

وہ تھا بند سر پر لفافہ تھا بند | نہ پونہچی تھی کہلنی سی اُسکو گزند

مرا ایک ہمنام داروغہ تھا | وطن سی یہہ خط اُسنی مجھکو لکھا

جو واجد علی کی پڑہی عرضداشت | وہ حاصل ہوئی تھی مجھی وقتِ چاشت

مضمون عرضداشت واجد علی

یہہ مضمون تھا سلطان سلامت سے
جہان مین یہہ شہ باکرامت سے

ہوا جبکہ انگریزی یہان بندوبست
ہوئی حوصلی مفسدونکی پست

بچائی جو بابا یہان اور ہم
سلامت رہی کچہہ بہرطور ہم

تو کی صاحبان نی بہت بیر قدر
بچائی جو بابا بہت شکر بد

کیا مجھکو ویران محلات کا
ہوا حوصلہ مجھکو ہر بات کا

محل خود اور بہی سلطان محل
انہون نی کیا ہی یہہ خیر العمل

کمشنر جو ہین چیف اس شہر کے
جو حاکم تہی اسوقت اس دہر کے

بلا انکی بی بی کو بہجوئی آپ
چہپا کر کیا خوب انسی ملاپ

جو باقی محل ہین تو یہہ نام ہی
کرون عرض تفصیل سی کام ہی

محل خرد اوّل ہین عالیجناب
سجایا اُنہون نی وہ ہین خوش خطاب

محل دوسرا ہی جو سلطان جہان
سجایا اُنہون نی اِنہین بیگمان

سوم ہین شہنشہ محل ذی کرم
رہین لکھنؤ ہین یہہ عالی ہمم

چہارم وہ ہین جو محل ہین اکبر
سلامت رکہی اُنکو ربِّ قدیر

مع شاہزادہ قمر قدر ہے
محل فخر جو تہی وہ باقی رہی

ششم وہ محل خیر جو نام ہی
بصحت یہان وہ گل اندام ہے

محل ساتوان وہ جو امراؤ تہا
وہ باخیر و خوبی یہان پر رہا

محل سیّدہ آٹھوان اور تہا
وہ اِن ساتون محلون ہین یکجا رہا

گئی مینی یہہ آٹھہ ہین سب محل — نہین انکی عصمت مین ہرگز خلل

امان جانکی بہی ملی ہی انہین — ہوا حکم ہی یہہ جہان پر رہین

ہر اک شاہزادی ہی دردر تباہ — نہ ہی تن پہ کپڑا نہ کہانا ہی آہ

وہ پہرتی ہین دردر ہر اک شہر مین — وہ بہہ گئین فوج کی لہر مین

ملک شہر کو بہیجا انکی لکہین آپ خط — تو مین جمع کرونگا سب ہر نمط

یہہ فرما رہی ہی کہ ہون جمع سب — کہ پہرتی ہین فاقیسی وہ ہی غضب

لکہین آپ ہین سب محل بیگناہ — یہہ ناحق ہوئی اِس کشش مین تباہ

مقرر ہوون فی اِسم مبلغ پچاس — سہارا ہو ہووی انکو ہراس

اور ان اٹھہ محلونکا ہی شاہ لوٹ — یقین ہی کہلی ہین کرونگا رپوٹ

مگر کل کی دن انکا اسباب سب ‎ ‎ گیا گوبوالی مین ہی بی سبب

مگر مُہر میری بہی اُسپر لگی ‎ ‎ کہا صاحبان نی ملیگا ابہی

یقین ہی کہ پہر آئی اسباب بہی ‎ ‎ تو تسکین مین ہوجان بیتاب بہی

یہانکی جو صاحب ہین سب رحیم ‎ ‎ کری سبکو آباد ربّ کریم

جو مضمونِ معروضہ لکہا تمام ‎ ‎ کیا معنی کرنیل سی یہہ کلام

کہ مین نامہ لکہونگا اب لاٹ کو ‎ ‎ اُنہون نی کہا خوب بہتر ہی جو

بہت عرض پہر مینی اُن سی کی ‎ ‎ عریضی کی بہی نقل تہی ہمرہ اُسی

وہ بہیجا گیا لاٹ صاحب کی پاس ‎ ‎ خدایا یہہ خط بہیجنا آئی راس

کیا مینی مضمون یہہ سب اُسمین بند ‎ ‎ ہوئی آہِ دل اُسپہ مثلِ سپند

وطن سے برس تھی بعد آیا خط ۔ تو زندہ انمین پونہچا مجھے ہر خط

چوتھے جوشن بارہ سو پر ہوئے ۔ مہینہ شوال مین یہ مضمون لکھے

ہوا حکم جنرل کو بہر یار ۔ خبر لینگی سب کے ہوو بیقرار

الی الآن دو دہی ہر اک تھا ۔ سبب اسکا کھلتا نہیں آہ آہ

مہینہ وسطی ابھی عنایت ہووے ۔ کچھ امداد زر کی بھی صادر ہووے

ہوا حکم کونسل جوابی بنکا ظرف ۔ تو دو لا کھہ مبلغ بھی بھجو طرف

نقل حکمنامہ موسومہ امجد علی داروغہ

اور اک حکم واجد علی کو لکھا ۔ اسیطرح کا اسمین مضمون تھا

کہ تمہی لکھنا صاحب کو خط ۔ کہ سب اپنے محلون کو ہر خط

تجھی بھی جو معلوم احوال ہو ۔ مری مال و زر کا جو کچھہ حال ہو

ولی شایبہ لکھہ کر اپنین دلیل ۔ سچا کون اور کون سا ہی ذلیل

جو کچھہ جمع ہوئین محل خوشخرام ۔ تو تفصیل اسمونکی لکھہ بھیجنا تمام

ذکر عنایات و الطاف اریکہ آرای سلطنت حشمت و رونق بخش سریر شوکت و عظمت نواب مستطاب معلی القاب اشرف الامرا رایٹ آنریبل چارلس جان ارل کیننگ گورنر جنرل صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ الی یوم التناد بیشم اینکہ بر راقم الحروف است

ابھی تک تو ہین لاٹ صاحب وہان ۔ یہہ معلوم ہوتا ہی ہین مہربان

سناؤن مین تفصیل اسکی تجھے / بگوش دل اسکو اگر تو سنے

بوقت حکومت جو تھا رسم یار / وہ آداب و القاب ہی برقرار

جو تھا لحضلد الله مین ملکہ / وہ بدلہ ہوا دام اور مجدہٗ

زرافشان ہی خط و ہی عرض طول / خریطہ بہی زربفت کا با اصول

مگر ایک ہی قید مین آیا خط / اُسکی یہہ تعریف ہی خوش نمط

دو بارا تو خط کوئی آیا نھین / دوم خط نی چہرہ یہ کہنا یا نھین

سنو تتمہ مہر بہی ہی بجا / وہ فرمان یہہ ہوتا ہی بیدغا

یہہ کہلتا نھین حال مجھکو ذرا / یہہ قید اور یہہ جاری ہی تمغا

عنایت فقط لاٹ صاحبکی ہی / نہین کچھہ سوا اسکی ابا و رشی

عجب کیا جو جاگین ہماری نصیب | جو بچھڑی ہین پھر ہوون وہ ہمسی قریب

ساقی نامہ در حال بیوفائی مطلوب السلطان نواب خجستہ محل صاحبہ کربلائی

لگا میری سینی سی سینی کو تو | مجلی کر اس آبگینے کو تو

وہ بادہ مئی ارغوانی پلا | نہو سرخ تو زعفرانی پلا

ملا لب سی لب گال سی گال کو | نہ سنجیدہ کر میری اعمال کو

پلا یہو تہہ ساقی ذرا رحم کر | ندا دی کہ مستو نکو ہووی خبر

رکھون تیری آگی جبین نیاز | ذرا چھیڑ مضراب آہن سے ساز

صدا دی کہ مستو چلو شہر سی | یہہ قند مکرر پیو شہر سے

ادب کر نہ رندونسی تو ساقیا | نہ کر رند مینوش کو برا

صدا دی مغنی کو ای غمگسار
کہان ہی وہ الائی اسیجا ستار

کہان ساز ہین اور طبلا کہان
رباب اور بربط کہان ہین جوان

کدہر ہین سی اور کہان دائرہ
کہو چھیڑی قوال ڈھولک کو آ

وہ زنّاٹی بہار نگیون کی اُڑین
کہ تار رگ جان سے ساز چھڑین

کہان تار آہن کہان تار رود
سرودی کا سی کہہ آ کی چھیڑی سرود

کہان ہی وہ سازندہ سارندہ لائی
بندہی ہین کہ جان نوازین لائی

طنبورہ کہان ہی چکارا کہان
پکھاوج کہان ہی دوتارا کہان

شرائینہ کیسا کہان سنکہار
کہان ہین مجیری کہان ہی تاتا

دف مسہ کہان اور کہان سارنگ
کہان ہی وہ مرچنگ اور جلترنگ

وہ دہنا کہ ہری وہ پایان کہان
کہان خنجری اور ستار اب جوان

ہی کرتال کسجا پڑک کسطرف
کہڑی ہی کہ سرمہ جبینونکی صف

کہان بین وہ جہانجہہ اور طنبورہ یا
کہان گہنگرونکی صدا ای جہنکار

ترم سپٹ کہان اور کہان سب پاپیہ
کہان تونبیان اور کہان ساز تار

وہ مکہروتی سر جنبشی کسطرف
کہان ہی وہ منکہ کہان ہی وہ دف

کہان ہی وہ کنتور تاسا کہان
دہل کسطرف ہی نشا کہان

وہ بیلہ کہ تہی بیانہ کہان
کہان ہین وہ ارگن شش کا ہی قلندرانہ

کہان ہین وہ شہنائیان سوسنہ
کہو ہین وہ نقارون کی واہمہ

صدا از بزم کی شادی ہین
وہ رقاصہ خوش نہ کہاوی ہین

سروں کی اپچ ہو ترنم کی ساتھ ہلیں ہو بتہہ مطرب کے قم قم کی ساتھ

کہرج کا وقار اور سرونکی لکیر وہ تانین کہ جسنی پڑین دل پہ تیر

وٹ کہرا اور گٹکری مین سبون ہوائی مہتاب التعاص دو تن

وہ اپچین وٹ پلٹی سنا منظرا کہ پروانہ ہو وہی در آتشک کا

لگا سات سر اسطرح کہینچکر کہ زہرا کو ہو آسمان پر خبر

رکہبا اور سر اسطرح سی لگا کہ گندہار کا تنگ ہو جو جیلا

وہ مدہلم وہ پنچم وہ دہیوت لگے نکہاد فلک جسپہ تحسین کری

کلا اور بتر اور سنا بہار چین کف غم ہر اک اگ جس سی ملین

سرت ہو وین بائیس سو لہہ کلا دکہا لحن داؤد کا معجزا

چھہ راگ اور چھتیس ہوں راگنی ہر اک اپنی انگلی پہ میں نے گنی

کلاونت قوال ڈھاڑی بلا مجھے خوش مزہ کوئی دھرپد سنا

کلاونت اِسکو کمالی الگ کہیں بیٹھ باڑا اور خیالی الگ

غزلخوان الگ ٹھمری خوان ہے جدا کہیں تلنگہ ہوا اور کہیں دادرا

کہیں ہووی کتالہ رو پک ٹھین تو چوتالہ گاوی کوئی نازنین

کہیں آڑا چوتالہ اور خمسہ ہو فرودست ذو بحر کو سن کے گنو

کہیں سوار اور فاختہ کو دہا برم ہو تتالہ ہوا سے ئی ہزا

چترو س کہیں اور کہیں کوکلا ہر اک تال کا پنڈ مجھکو کہا

کہیں لچھمی ہوا اور سواری کہیں اداسی ٹھہر گئی ہو نہر مہ جبین

کہین مے وہی پٹ تال ہیمہ کہین
غرض عیش و عشرت مری کی قرین

پلادی جو مے مجھکو پھر اُسکی بعد
سنی الحان و صوتِ حزین مثلِ رعد

برس کر چلا جاتا ہے ابرِ تر
نہین ساقیا میرے تجہی کچھہ خبر

یہہ بہیات برسات خالی تو چلے
کدہر اب تری طبعِ عالی چلی

اُٹھا ہاتھہ مستونکو دی تو دعا
نہو بزم مطرب مین ساقی خفا

لگادی لبون سی صراحی نو
ادہر حور ہو اور اُدہر مئی قصور

جہنیون کسی ہو نہین جدا یار سی
ملی تشنگی مہجور بیمار سے

دکہادی مجہی نرگسِ چشمِ یار
کہان تک کرون وصل کا انتظار

ٹپک دی لگی پہوڑ کی مانند ہی
گرفتارِ زندان تیرا رند ہی

عجب تجھسی ہی ای گلِ بوستان | کہ زندان مین ہی بند تیر جوان
نہ تیغ کی خبر ہی نہ سینی سی ساز | نہ ہمراز کوئی نہ ناز و نیاز
گرفتارِ آفت ہی اک بادہ خوار | ہی جامِ محبت کا اُسکو خمار
نہین ہی کوئی حافظِ جان اُسکا | سوائی خدا کون دیگا قرار
سُنا حالِ دل اور قیدِ فرنگ | نہ اعلان قصہ مین کر تو درنگ
ذرا اسا معین جمع ہولین یہان | سُنا پھر نئی طرح کی داستان
درِ آفرین سی بھر آب جھو نیان | تُفنگِ مضامین مین دی گولیان
نہین گو یہان قدر دانِ سخن | سُناؤن کسی مین بیانِ سخن
سوا اپنی سایہ کی کوئی نہین | ہوا ہی نہین رو د تیغ کی قرین

ہوا تک نہین قید خانی مین آہ ہوا ایکنہ قید مین بادشاہ

مگر غم نہین ساقیا کیا ہوا غلام علی کو نہین ڈر ذرا

نگہبان ہی میرا و شیر خدا کہ سلمان کو جس نی پہرا ہی دیا

مرا ہی و مولا نگہبان ہے جہی قید خانی کا کب دہیان ہے

سنو لو سنو قصہ پر ملال جو گذرا ہی اس قید خانی مین حال

کسیکی محبت کو پایا نہ ٹھیک محبت کو دیکہا ہی امر رکیک

رہی سو برس گر فدا ایک پر و دم بہر مین لیوی نہ اسکی خبر

عجب ہے یہہ نیرنگ دنیائی دون زبون ہی نہ بون ہی بون نہی بون

جو سن بارہ سو پر چو ہشتر ہوئی خبرداریون مجہسی کہنی لگی

خجستہ محل تھی جو زوجہ مری — وہ ذیقعدہ کی بارھوین کو گئی

روانہ ہوئی جی کھولی سی وہ — سبک نکلی الفت کے تولیسی وہ

وہ تہی پندرہ سال سی پاس — مری قید سی ہوگئی وہ اداس

نہین بلکہ لڑکر وہ ایسی ہوئی — مری جان و دل کو تباہی ہوئی

منگایا تہا پہلی مرا پیرہن — کیا زیر جامہ طلب خوش بدن

مجہی چادر خوش عنایت ہوئی — مین سمجہا کہ اب وہ نہی جاتی ہوئی

مگر بعد دو روز وہ بس کیا — لیا اور گلزار کا راستا

دو پٹہ دیا تہی ہی اسکو پہیر — ہوئی جان اسکی محبت سے سیر

جو ہین جعفری بیگم خوش لقب — زن دومی میری ہی ذی نسب

سُنا اُنکی خالہ کی گھر وہ گئی
وہ بت بحرِ کلکتہ ہی مین تھا

سُنا یہہ بھی جائیگی وہ لکھنؤ
وہانبھی یارب کی ہی آرزو

مگر جب وہ بت کربلا جائیگی
تو جانِ حزین عافیت پائیگی

دو بارا روانہ ہوی کربلا
نہ مراسی ہوتی تو بلا سی بلا

ڈولی پانسو سنگی مینتی اُس سے
کہ اُسمین ہی وہ خرچ اپنا کری

پچھان سو روپی کی تھی تنخواہ آ
نہ آیا مگر میری گھر مین قرار

جہیتہ ریاست مین ڈہائی ہزار
بلا کر تا تہا تنک نہین زینہار

سماجت بہی کی مینی منت بہی کی
محبت بہی کی اور اطاعت بہی کی

مگر کچھہ نہ سمجھی ہمارا پیام
ستمگر کیا ہمکو کیسا نیکنام

یہہ دنیا کی ہی بیوفائی کا طور
ذرا کیجیی خود نماے پہ غور

بری وقت مین کام آتی نہین
مصیبت مین صورت دکہاتی نہین

جو پروانہ جلجای شعلا رہی
تو ہی خاک مرنی پہ پہر کیا رہی

نہ ہو شمع کو کچہہ ملال و خیال
جلائی جو عاشق کا رو و جمال

اسیر رہ دوست پروانہ ہو
ذرا بہی اُسی اُسکی پروا نہ ہو

سدا روشنی کی نہین اسکو ڈر
ذرا بہی نہو اُسکی غم کی خبر

ارے بیخبر باز آ عشق سے
ارے ذی ہنر باز آ عشق سے

یہہ وہ عشق ہی شمع مین کر سماے
قیامت تلک محفلون مین جلاے

یہہ وہ عشق ہی گر بنی آہ ن
نچہوڑی کبہی مرد کا لنگا کفن

یہہ وہ عشق ہی گر پڑی آگ بین
سپند ہوے پہونک سی آگ بین

یہہ وہ عشق ہی گر بدن بین سمائی
شرارت سی صفا کی صورت جلائی

یہہ وہ عشق ہی خاطر بین گر ملی
تو صفرا و سودا کو خنجر ملی

یہہ وہ عشق ہی دل بین گر در آئے
یہی بلکی صورت گلونکی جلائے

یہہ وہ عشق ہی گر کفن بین رہے
کفن پہر نہ مردیکی تن بین رہے

یہہ وہ عشق ہی بلبلونکو جہو
یہہ وہ عشق تیر ہی نگلونکو جہو

جلاکر بہی وہ نون خاک سیاہ
یہہ سی آہنی ہی تخت پر بادشاہ

ادب کر ادب کر خموشی اختیار
کہان تو کہان یہہ سخن مرحبا

دعا کر خداوند عالم سی تو
چہٹے اب کہین جلد اس غم سی تو

رہائی تیری ہو تو ہی بیگناہ | یہہ در گذرا ایسی ہیں بادشاہ
عوض بادشاہی کا گر جان ہی | تو بس ہی خائف ہر اک آن ہی
فقط نام شاہی سی ہیں میں خراب | کہاں میں کہاں قید کیسا عذاب
اٹھاتا ہوں قرآن نہیں ہے یقین | کروں کس سی فریاد میں اے حسین
دلِ زار ہونٹوں پہ آ گیا | میں گھبرا گیا سخت گھبرا گیا
الٰہی مجھی قید سی دی نجات | نکلتی نہیں غم سی اب منہ سی بات
بس اب الحذر الحذر ای خدا | کر اس اختر زار کو تو رہا

ساقی نامہ در انتظام جواہر و گھنگا
در بیوفائی چند صاحبات محل در قید

سرِ نوک خامہ چٹک رنج سی — نکل مارِ رفتارون ذرا گنج سی

ابہرا ای دلِ سادہ نازک مزاج — اٹہا افسرِ خسروانی کو آج

چہکا بلبلِ لکہنو باغ مین — ہما مین و کہا فرق اور زاغ مین

جہکا ای گلِ خامہ وصفِ یار — دکہا طبعِ رنگین کی جلدی بہار

اٹہا شاہدِ حسن سی پہر نقاب — لگا طائرِ فکر کی اب کباب

بجا سازِ غمِ ہجرِ دلدار مین — سنا نغمۂ حزن افکار مین

چمک برقِ دل مثلِ تیغِ الم — ابل بحر ستی نکر رنج و غم

وہل جا ارے دل کہ زندان مے — یہان دیو ہجران نگہبان ہی

سما دل مین ایتی کہ نازک مزاج — سنا دی مجہی حالِ قتل و خراج

جما گنبد نیلگون برف تو — پی آتش ہجر کر صرف تو

سبک کر جو بہاری ہی ابی بدن — اری باغبان مجہکو دکہلا چمن

اپیچ سر کی لی اے دل تار تار — بجا میری آگی ذرا سر سنگہار

لٹک رخنہ گیسوی جانان ذرا — صدا دل یہہ دی ہین ہوا مین ہوا

الجہہ تو نہ گلسی سن ای عندلیب — اٹہا ہاتہہ کو نبض سی بس طبیب

بلک طفل غنچہ چمن مین ذرا — کہل اب اِسطرح دل کہلا دی مرا

کلی جب کہلی وست بقچہ کہلی — زر و سیم مین وہی لبس رین تلی

اچک رنگ پان اسکا ذرو حنا — یہہ چوری کہلی ہی نہ چہلہ چہپا

سنبہل ای قلم فکر رخسار مین — حلب سی چل اب شہر تاتار مین

اٹھا ای عروسِ معانی نقاب	کہ مشاطہ ہے فکر کی لاجواب
سنا ای غزل خوانِ باغِ سخن	یہاں جمع ہیں قدردانِ سخن
بسر کر دل سی ای کوہِ رنج و الم	ستم ہو چکا اب کرم کر کرم
جفا جو الگ ہو ذرا پاس سی	ذرا دور ہٹ فکرِ وسواس سی
نسیمِ سحر دلربا چہکتی بن آسے	شعلۂ محبت کا دل میں جلا ہی
تڑپ دل میں عاشق کی ای قوال	جلا کر بنا سب پیا کو جو لو
ادب گر تجے راز مینوش سی	سخن چھن کر اک ذرا ہوش سی
الجھ تو نہ بیہودہ ای باغبان	وہ سنبل کہاں ہی کہاں ارغوان
وہ نسرین کہاں ہی کہاں نسترن	وہ ریحان کہاں ہیں کہاں ہی چمن

کدہر ہی وہ بیلہ جو نوشہ بنا ہی　　گلِ اشرفی ہی کہان نذر لائی

کہان ہی وہ لالہ جو دی لکو داغ　　کہان وہ چمن ہی کہان ہی وہ باغ

کہان ہی وہ شمعو کی آب کرنا ہی　　جو فوج پیادہ کلونکی ہی شاہی

کہان ہی وہ جوہی وہ نسترن کہان　　ہر اک پنکہری کا وہ آئین کہان

چنبیلی کہان ہی نواری کہان　　نوارا جو دریا مین کہیلی جہان

وہ نسرین حسن بتان ہی کہان　　وہ بیلی سے خوشبو کہان گلفشان

کہان سنبل زلف عنا ہی بیا　　کہان نرگسی چشم کا وہ خمار

وہ اودی کسی جا ہی نغمہ گری　　گلِ گوش گلچین مین خوشبو بہری

رخِ زرد عاشق بنی نسترن　　ثناخوان ہو جسکا چمن کا چمن

کہان ہی کہ ہر آتشِ حسنِ یار — کہو آگی نسرین کی دیکھی بہار

پلا تخمِ ریحان کی دارو مجہی — لبالب پیالہ دکہا تو مجہی

کہ سرسبز ہو ان البیلا پیلہ منگای — گلیمین سیون ہار اور چمن مین سجای

زرِ اشرفی ہتی بہر دل کا گنج — کہ دو روزہ ہی یہہ سرای سپنج

اُٹہاؤن جگر پر جو لالہ کا داغ — تو سرسبز ہو داغ دوزی سی باغ

نزاکت ہو جو ہی کی دلدار مین — کتی ہیر کی ہو رخِ یار مین

چنبیلی میری ہی اِک اونا گہیر — سنکہاؤن اسی بوستان مین تیز

شبِ مہ مین کہیلون تو اُڑا اگر — تو اُڑ کی تختی ہون بینِ سطر

بنی پہول کنگہی پی زلفِ یار — کہ دن لف کو عشق پیچان یار

ادب سی کہہ اس باغمین پاؤن تک — شب تاری خوف کر ماہ رو

نگہبان یہان مار افکار ہین — سیاہی قلم سب نگہدار ہین

قلم کی لیی بیلچی باغبان — قلم کرتی پہرتی ہین اشجار جان

وو تہالہ بنی ہی دوات سیاہ — جو ہی مثل ظلمات بی بہرو ماہ

سیہ صفحی ہی سیاہی کا حال — جمانی نہ دیگی یہہ رنگ وصال

قلم دست شاعرین ہی گلعذار — ویا شاخ صندل سی لپٹا ہی مار

گل کیوڑہ بن بن گئین انگلیان — لکہا اسنی جب صفت دوستان

کرون جمع روی دلدار کا — لکہون حاشیہ مصحف یار کا

منقش مطلا کرون لوح دل — گلو رنگ کرون باغ مین مضمحل

خزاں سی بچاؤں چمن کی بہار
دکھاؤں نئی ڈھب سے اندازِ یار

وفا بیوفا جمع سبکو کروں
برا یا بھلا ہو میں تعلیم دوں

سرِ تاکِ انگور میں نشہ ہو
چمن کو ہنساؤ ذرا گل کرو

مِرِی جانِ بیتاب ہی رنج سی
مرا دل نہ خوش ہوگا اس گنج سی

مجھی اس طرح کی ہی ہچکی لگے
صراحی الک مجھ پہ رونی لگی

ہوا ساغرِ دل کو مجھسی الم
بھرا جیسی مینا بہم رنج و غم

سرورِ دلِ یار کم ہو گیا
رخِ زار اشکوں سی نم ہو گیا

سخن کی چمک دلسی جاتی رہی
ہوا ناتواں کو اڑاتی رہی

سرِ زلفِ لیلیٰ سی دل خم ہوا
فقیروں سی محفل میں ہم جم ہوا

غضب سخت دل ہین بتان فرنگ / غضب ہین غضب ہین جوان فرنگ

نہین دیکھتی دل کی بیتابیان / سمجھتی ہین الفت کو بدخوابیان

جلاوں جلا دل اری آب دے / ستارے ہین نگ جھتاب دے

سنہری و پہلی و مضمون سناوون / مرصع ورق ہو جو قصہ بناوون

جڑاؤ دکھاؤن ہر اک قافیا / مسلسل دیکھین ہون درسی سوا

و الماس معنی کہو ہوی چمک / کہ روشن ہین ہر اشن سب فلک

تراشون و فیروزہ رنج کو / کہ قارون کہی لالچین گنج کو

و فیروزہ بختی ہو مجھکو نصیب / کہ ہو فتح فیروزی لگی قریب

بناونگا فیروزہ کو مین کنیز / سکھاونگا اوسکو جہانگین تمیز

بناؤں گا فیروز کو میں غلام — مقابل ہرا کوں ہتی ہیت کنام

جو باندہونگا میں چرخ فیروزہ رنگ — کزو ہونگا جہان نیلہ کون بیدرنگ

سجو باندہونگا پکھراج رخسار زرد — تو گنبد ہی کا ہوگا چمن گرد برد

رخ عاشق زرد دکھلائیگا — دل صاحب ہجر غم کھایگا

دکھاؤں جو رنگ طلائی پیا — تو پکھراج کی ہو چمن میں بہا

وہ یاقوت لب کے لکھوں آفتاب — کہ کان مضیا ہیں ہوں در خوش آب

کروں صرف خون دل زار میں — لکھوں وصف لبہائے دلدار میں

عقیق یمن سیتی ان خوشرنگ لب — کریں سرخروہی عاشق کو جب

زمرد کی تختی بنا سبزہ رنگ — نکر طوطی وصل سیتی آج جنگ

کہاں ہی لبِ صاف کی لعل سی
کدہر ہین وہ دندان دُرونکی لڑی

کہاں ہی وہ سینۂ خال یار
کہاں ہی حدیدِ شبِ لقا یار

کہاں ہی وہ مرجانِ دستِ نگار
کدہر ہی وہ لعل حنا ہی بہار

کمیت مضامین کی بیکل بناؤن
کمیدک کہاں ہی جو ہین خندہ و لال

کہاں قطرۂ آب الماس ہی
مجہی آبِ دُر کی بہت پیاس ہی

کہاں اِس قفس مین نسیمِ کنول
شبِ تار مین شمع جاتی ہی جل

ولندیزی ہیرا یہہ مضمون ہی
مِری شعر خوش آبِ موزون ہی

ہر اک مصرعہ تربنا کوہِ نور
ہر اک شعر کا حال ہی قِ طور

عجب رنگ ہی اور عجب ڈھنگ ہی
عجب وضع ہی اور عجب سنگ ہی

جو مِسّی کی تحریر پر دم ہوئی — سیاہی تا ملک زنگ تعلیم ہوئی

گلابی دکھاؤن جو ہیرے کا رنگ — تو ہو شیشہ مین چہنا پنّا ہی نگ

جو مضمون جواہر کی بڑہکر ہوئی — ہری کان کان جواہر ہوئی

یہہ چین جبین کا قرینہ کرون — سلیمانی بکل نگینہ کرون

جو مژگان کو دیکھون ویلکا بناؤن — رخ یار کو مین سنہرا بناؤن

کٹیلا بناؤن سر زلف یار — کہ یہہ سانپ کی طرح ہی اہ مار

پسینی کی قطری کہون تُرملی — لکھون خال وصف لب لعل ہی

جواہر کو جوہر بنا کر دکھاؤن — سرو ہی کا مالا صراحی بناؤن

بنین نغز رتن میری مضمون خوش — کیا صرف اِس فکر مین جن خوش

بنا یکہ ماہ مصرع چہرا ۔ ہوا باز وہی مہر پر خوشنما

بناڈنڈ سار استون بلور ۔ کیا فکر سی یعنی خون بلور

مضامین منگا یگا کیا زیب کو ۔ منگا تا ہی خلخال پازیب کو

سبھی اس رقم سی جو بارتی یار ۔ تو پھر اسکی تعریف سن ای نگار

رستی ہین انکھین مری حسن کو ۔ رہائی ہو حسرت سے آمین کہو

عجب ہو نہیں اک شاعر خستہ حال ۔ سوائی محبت نہین کچھ خیال

ادھر کی ہو دنیا ادھر غم نہین ۔ قیامت جبھی ہی کہ جب ہم نہین

سن اب قصہ پر ملال حسین ۔ کراب جبھ تو آفرین آفرین

ذرا تو مصیبت سی سنبھلی ہی دل ۔ ہوا قید خانہ مین تن مضمحل

یہہ وہ جا ہی جسجا سی بہاگی شعور | یہہ وہ جا ہی بہاگی ہنر دور دور
یہہ وہ جا ہی عاقل کو ناداں کری | یہہ عالم کو طفلِ دبستاں کری
یہہ وہ جا ہی بہاگی شکیب بہا | یہیں پر ہیں بہاگی جمال و قرا
یہہ وہ جا ہی جسجا سی لنگ ہی | یہہ وہ جا ہی جسجا کا بد رنگ ہی
یہہ جا تو یہہ دوستونکو نصیب | چہپاتی ہیں منہ یہہ ایسی جا حبیب
اسی جا ہی ہیں آ سکندر مانگتی | نہیں آ سکی جگہہ پر خبر مانگتی
اسی جا یہہ بیدل ہوئی ہیں جوان | اسی جا یہ ہی بند رو و دہان
اسی جا یہ ہی زندگی بی مرا | یہہ زندان ہی بندان بجا ہی خدا
کہاں تک بکیگا سنبہال اب زبان | سنا قید خانیکا قصہ جوان

نہ کر بیوفائی سی دنیا کی رنج | کہ ہی نام اسکا سرای سپنج

ذرا گوش دل سی سنیں سامعین | کریں آفریں آفریں آفریں

اسیکا ہوں طالب خدا ہی گواہ | عجب طرحکا ہیں بنا بادشا

نہ دنیا سی کس دل میں رنج و محن | سنا قصہ بیوفائی زن

سنا کچہ تو ان کی کہانیکا حال | خود آرائی و خود نمائی کا حال

ہی معشوق و دلدار و اختر محل | و جعفر و قیصر حسن اشمل

یہ سب میری ہیں وجہ ہامی حسین | نہیں شک نہیں شک نہیں شک نہیں

ہی ان سب میں دلدار جعفر کا پیار | فراق انکا جہیر نہایت ہے بار

کوئی چیز باقی نہیں قید میں | کہ جسطرح سی ہم نہو صید میں

ہوئی قربِ دلدار کو جو کہ سال
برس سات جعفر کو ای بے ملال

ہوئی ربطِ قیصر کو تیرہ برس
نہ باقی رہی کوئی دل کی ہوس

ہوا اب قربِ اخترمحل کو شمار
کہ نو سال سے ہی میسر تھی بار

جو ہیں بلکہ ملکہ اپنی خوش خصال
ہوئی انکی الفت کو اٹھارہ سال

طبیعت بہت میری گھبرائی جب
کیا پائی قیصر کا جھلا طلب

کٹی ناخنِ دستِ معشوق سے
طلب یہہ کیا دل کی ضد سے

منگائی پھر اک شی یہہ اکبر سے
بہ بستی شبِ الوداعِ دلدار سے

یہہ اخترمحل سے کہا ای قمر
ذرا بھیجدی اپنی تو موی سر

کہا جعفری سے کہ ای خوش جمال
مجھی چاہتی تیری منہہ کا اگال

منگا انکی ناخن جو کرتی ہون پیار — تب بھیجین جو ہون آپکی رازدار

جو مانگی ہین ناخن تخصین ہین وہ آپ — یہہ حجام کا کام سیکھا ہی کب

دیا مجھکو دلدار نی یہہ جواب — نہ بھیجی سی تو نہ کرنا عتاب

طبیعت میری ہی نہایت علیل — نکلتی نہین بھیجنی کی سبیل

تو پھر بولی یون قیصر نامدار — نکر مجھکو معشوقون مین تو شمار

مری پاس چھلہ کہان بچ رہا ان — کہان ہی کہان ہی کہان ہی کہان

جو چھلیکی چوری ہوئی مجھ پہ شاق — ہوا اور دونا غبار فراق

کسیکی نہ مجھ پر عنایت ہوئی — کسیکی نہ زندان مین چاہت ہوئی

نہ بھیجی کسی نی مجھی کوئی چیز — کسی نی نہ کی دوستی کی تمیز

مگر ہان اک اختر محل ہی لئیق
وہ زندان مین بہی ہی میری رفیق

وہین سی وہ مجہکو بہجوا دی
بتا جسطرح مجہکو پہنچا دی

رکہی ہی سر مینی دلکی قرین
یہہ سمجہا کہ دل مین ہی وہ جبین

وہ پہنچاتی ہی مجہکو خوانِ طعام
تو آتا ہی ہر روز اِی نیکنام

عجب اسمین کیا کہ وہ دختر ہی
وہ اختر ہی مہرِ منوّر ہی وہ

اسی دنکو ہین فی حسب کام کی
اسی دنکو ہین خوش نسب کام کی

محل خاص ہی جوہر اِی نیکنام
وہان سی بہی آتا ہی خوانِ طعام

اور اک خوان دلدار ہی بہیجتی
مجہی وہ مری یار ہی بہیجتی

اور اک خانۂ ملکۂ ملک سی
ملا کرتا ہی خوان ہر دن مجہی

گلوری بہی آتی ہین بہر چاشنی پانچ | نہین آتش رنج سی دلکو آنچ

کبہی بد غذا اکثر غذا ہی لطیف | سلیقی سی گاہی کسی دن کثیف

مہینون گذاری اسی طرح سی | یہہ کیا دخل کوئی سخن کر سکی

عجب قید خانہ کی ہی بند بند | چٹکتا ہی لب بہی جسکی سپند

ہی اک چہلہ انگشت جعفر کا پاس | منگایا تہا پہلی جو ای خوش قیاس

ابہی کی پڑا یا مستر ہی پاس | نہ بہیجی وہ کب مجکو وسواس

دوپٹہ دولائی جو منگوائی تہی | یہان قید خانہ مین جو آئی تہی

سن ان دونون چیزونکا تو مجہی حال | تو یہہ کیا تو نے ای دل خوشخصال

وہ باقر علی جب تنگا لا گیا | بلا تہا بلا جب وہ ٹالا گیا

وہ ہمراہ لیتا گیا وہ توشے
دو لائی نہیں ہی وہ پٹھے ہی

وہ بدخواہ کمبخت ہوگا تباہ
مرے سر سے پیرہن لیکر چلا اپنی راہ

مجھی غم ہی ان دونوں چیزوں کا اب
مری ہاتھ سے وہ گئیں بے سبب

انہیں بھی اگر دکھتا میں اپنے پاس
ہوتا مجھی رنج و خوف و ہراس

گفتار در صرف شدن خود و بندان ساقی نامہ بالتزام سلاح

اگا میری تیغ مضامین زنگ
ہوا اینٹ فکر جسطرح سنگ

بنا خنجر ذہن جس شکل طرح
سپر فہم کی ہی نمکسل کی طرح

طبیعت کی تیغ اصفہانی جو تھی
مضامین کی سیف خالی جو تھی

وہ خاشاک کیطرح بدتر ہوئی
یہہ بحر تقارب بھی خنجر ہوئی

ولایت کی تہین جو خراسانیان — وہ بستین ہند مین آکی آئی جوان

دلِ مغربی زہر کہانی لگا — طبیعت کو غم مین بہانی لگا

ہوائی جنوبی بہی آتی نہین — سرو بہی چمن کی دکہاتی نہین

جو بہل فکر کا تہا الیمانی گول — نہین اپنی قبضی مین اب اسکا مول

الیمانی نل وار تہی شعر جو — و موجِ می ناب ہی مثل پیچو۔

سرِ شعر او نہ پرانا ہوا — جگر تیرِ غم کا نشانا ہوا۔

دلِ شاعرِ ہند گنا ہوا — پئی قتلِ اشعار کہانڈا ہوا

خیالِ سرِ زلف ہی ناگدون — پہنسی خم مین اور طبیعت اسکی کون

یہہ وہ تیغ ہی جسکا اٹہنا نہین — اِسی پر ظفر یاب باٹہا نہین

کمر میں جو لپٹی تو لچکا سنے | نہ بل آ گئی اور عشق پیدا ہوئے

جو تیغہ بنی ابروی ماہ نو | تو مصرع کو کھینچوں سُوی ماہ نو

بنا کاغذی کی سرو تیغ دل | ہوا الفت آ سر وسطی محل

ہر اک میرا مصرع بنی تیغ سا | جو تلوار کھینچی مرا مدعا

بنی پتہ سوسن کا بھی ایک تیغ | پی قتل گل جب چلی بیدریغ

وہ سورج کی الٹی کٹوری کہاں | کہ اس چاند کو بی گھمیں میں لاؤں

میان خالی قبضہ بنی میرا دم | حلیموں کی خالی جو ہو وی قلم

ترا دل ہی فولاد ای کج سخت | تو اک ڈال ہی سر پہ جو خود کرشتہ

ادہر گیا لو ہا ہی شعر کا | کہ جسطرح ہو موم خام جتا

تیری تیغ ابرو مین بل ہی ادہر
ادہر دل کی ہی ٹوٹ جائیگا

تری ہلی ادہر خشکی ہی کھنچے
سپہر شعر کے اطرف ہی

تمہ لب کا اوس سمت ہی تیز تر
یہان جنبر مضامین پہنچ ہی

پہری حسن کی سودا لکو کرتی ہین قبض
قلم کی ادہر ہی فقط پیش قبض

کہلی ہین ادہر بند رشک سمر
علی بند مضمون ادہر ہی

ادہر پر تلہ حسن کی سمت اب کا
ادہر عشق عاشق مین معشوق تہا

ادہر دلکار وبال تلوار کا
کہلا پردہ اس سمت اشعار کا

ادہر جوہر تیغ ابرو کہلی
ادہر بندش شعر مین جو کہلی

جو شمشیر الفت کی جوہر کہلین
تو مصرع کی مانند خنجر کہلین

کہان تیغِ مصری کہان تیغِ ہند | نباتِ شکر ہی ابروی رند

کہان لالو وارا اور بلّہ کہان | کہان تیغِ مصریکا سخنہ عیان

کہان فرقی اور جہاڑی کہان | کہان غزنوی بی ہسینی کہان

کہان تیغِ ہندی جی دل اپنا بیش | بلند بزنی کیسا کہان ترکیش

وہ گجراتی اور بردوانی کہان | نرالی کہان ہی پہالی کہان

دل اب اُسکی ابروسی رنجونک ہی | بنی خانہ ساز اسکا یہ ڈہنگ ہی

نہ تیغِ رومی جو کچہ فرنگ | مصفّا ہو مصرع نہ ہو دلمین زنگ

لگین سان پر میری اشعار نو | طرحدار قاتل دکہایا رنو

وہ پہہا چرہا ہو ہر اک شعر کا | کہ ہو تیز تر نشتر ایسی سوا

جو چاک نہ ہووی کوئی تیز تر ۔ تو مقراضِ الفت سی جانکو کتر

مری خم الفت مین آئی مزا ۔ قلم سوزنِ غم سی ٹانکی لگا

کہینچے رُخ پہ گرا پردو نکا کٹار ۔ سہر دو یہ مضمون ادہر تو آونا

ہزارا جنو لی کہ سلے با تخمین ۔ چہک ہیو مری سینہ کی دامن

جو سحنہ کا قاتل کو آجائی دق ۔ دکہا مانہی دل کا تو ذوق شوق

کہینچی گرا ودہرا بروونکی کمان ۔ تو تو وہ بنا اپنی دل کا جہان

جو چلیین ہوگی عیبان شست مشت ۔ ٹہوکا رہا اپنی دل کا درشت

کلائی مین اشعار کی خم نہ ہو ۔ جو کثرت سی قلابونکی کم نہ ہو

کیا وہ بنا قدِّ اغیار کو ۔ شکہا دہوب مین اس دل زار کو

اڑہانی ٹلاٹ ٹانک لونگا کمان
اُٹھاوینگا وو ٹانک کی جھی بن

مگر ہان جو فولادی ہوگی کمان
جو ابروی چہرہ کا ہوگا گمان

جو سب سی بیر مزہ آئینگے
تو ہم شعر کی بانک پر لائینگی

تراشینگی ایک ایک تیرا
دکھائینگی کثرت کا اپنی مزا

لگی گی اگر آنک جیہہ لبیس
ہنونگا اسیوقت سلطان لبیس

اگر کاٹنی آئیگی ہے برا
یہہ سمجھونگا بیڈ ہے سب نشانہ لگا

اگر غرق تا پر ہوئی خوب ہے
جو ٹوٹی میان سی تو محبوب ہے

جرئت ہر ہنر لبیس کی شعر ہی
نہیں اِسّی بہتر کوئی اور شئی

جو تنگا لگانیگا وو نازنین
تو ہوویگا جلاّدِ مضمون کمین

اگر ہدیوں تک کو توڑیگا وہ / مگر لطف بوسہ پہ چھوڑیگا وہ

مگر ناوکِ ہجر ہووی گا پار / تو دیکی شکستِ مضامیں بہار

اگر تیر آئیگا خاکی کو سے / تو بادی بناویگا اُسکو پری

جو کہیں یسی پالا پڑی گا ہرا / تو کہیں پل کسی ڈال اڑیگا ہرا

گرا دیگا قصرِ مضامیں کہیں / کہاں نداری وں جان عمگیں کہیں

دلا ترک کر اب بیانِ سخن / سنا قصۂ درد و رنج و محن

کیا ختم اس قصہ خانی میں جو / تہ تفصیل لکھتا ہوں اُسکو سنو

ہی چھبیسویں ۲۶ آج ذیقعد کی / لکھا اخبار کچھہ قید کی بعد کی

ہیں ابارہ سو پر چوہتر جو سن ۱۲۷۴ / اسی سن میں وہ کہلا سخن کا چمن

مبارک ہی یہہ جمعہ کا دن تجہی | کہ دیگا خدا خضر کا سن سبہی

یہہ شہر بہی جنکا کہ ہی جہان | یہہ شاہزادہ وہ تہا کبہی نوجوان

مگر اب ہی محبوس اہل فرنگ | طبیعت سی جاتی رہی ہی امنگ

کہ برسوں مجہی قید میں ہو گئی | مری بخت بیدار سو سو گئی

ابہی تک رہائی کی صورت نہیں | نہ دولت نہیں ہی نہ ثروت نہیں

نہیں پہنچی جاتی خطا بخشنا | بہت تنگ آچا یہ ہی دل مرا

جو تاریخ تک آچکی اٹہہ چکا | وہ سب مثل اخبار مینی لکہا

یہہ بخشش نہیں ہی عنایت نہیں | بہلا انتہا ہی بار بخشش کہیں

غریبونکی ہی فقط روٹی دال | چنی بہون کر کہائیں جانے ملال

خدا کی قسم دیکھی ہون شہر مسا — یہہ روپ ہین کرون جن چلا یہہ نشا

نہین ہوگئی ہمین کبھی نان چاشت — مگر لکھہ لیا یہہ یہی یادداشت

دئی منشی صفدر کو یون پانچ الف — کہ تو اپنی کامون مین کر انکو صرف

چہل و پنجہزار اور چھبسر چار سو — کرو پیش اندر تو گنتے ہو تو

یہہ لندن وانہ کئی خرچ کو — کہا بیٹھی یان بھائیسی سکو لو

پہر اک دفعہ ہفتاد و نہ الف یار — کرو تین سو زائد اسپر شما

یہہ بار دگر بہیجا لندن مین زر — کہ کہا و اسی جب تلک بیٹھہ کر

دئی دفعہ جو تہی سن ای باتمیز — محل خاص ہی وہ جو مجھکو عزیز

چہل و پنج الف اور چھ سو چار — دئی انکو اور یہہ کہا مین نہیں چہو

دی پہر مجاہد کو گیارہ ہزار — پہوپہا ہی جو میراں رستم شعار

دی بست و پنج الف اور چار سو — شمار انگلیون پر کرو اسکو تو

آنہین کو دی جو سنہرا وار ہین — جو محبوبۂ خاص دلدار ہین

جو ہین جعفر کے بیگم خوش سیر ہی — دی شش ہزار اور سہ صد انکو بہی

دی پنج الف اسکو حسن ای نگا — کہ ہی نام حسن بہائی کا ذوالفقا

دی کربلائی کو پہر اک ہزار — گئی وقت رخصت اُبہہ سیر نثار

محمد رضا کو دی اک ہزار — جو تہی فتح دولہ حسن ای ہوشیار

بڑی بہائی انکی جو ہین آغا جان — دی پانسو انکو اہی مہربان

جو تہی بہوٹی بہائی ان ہی سا تہہ — کہون مرزا جعفر تو نام آئی ہاتہہ

اُسی بھی دِئی پانسو اسی عزیز | یری ساتہہ تھا ق سراپا تمیز

پھر اختر محل پر عنایت ہوئی کی | دِئی تیس ہزار انکو اسی فنقی

دِئی ملکہ ملک کو بھی ہزار | کہ آئی نہ سبقت پہ اسکی غبار

گئی نذر تصیبی بھی گیارہ ہزار | کہ لیوی نہ رنج اسکی دلمیں قرار

خجستہ محل کو دئی اک ہزار | وہ راضی ہوئی اسکی ای غمگسار

دیا رنج ایسا کہ توڑا ہی | اکیلا ہی زندانمیں چھوڑا ہی

کئی صرف زندانمیں کچھ چار الف | ہوئی کارخانہ میں بالکل وہ صرف

گئی نذر سادات چھ سو پچاس | خدایا یہی نذر آئی ہے راس

ہر اک ماہ تنخواہدار و نکو یار | دیا کرتا ہوں اکقلم دس ہزار

طلا لاکھ مسی کا باقی ہے اب ۔ اسی بھی اٹھاؤنگا ای خوش نسب

نہیں صورت آمد ای یار اب ۔ اسی کا بہت ہی الم اور تعب

پلنگی یہہ کس طرح جائیں جو ہیں ۔ کہ پنچیلی کیسے کیونکر کہائیں چہ ہیں

تعلی و جوش شاعرانہ

الٰہی مجھی صورت پیش دے ۔ مری دوستونکو نہ تو طیش دے

خدایا مجھی قید دی نجات ۔ رہی پائی مردی قدم میں ثبات

دو فکریں ہی میری آب و تاب ۔ رہیں سلک در ریش در خوشاب

بھلاؤں مرا نظم فردوسی کا ۔ مٹاؤں چمن باغ خاقانی کا

جمالی کو کر دوں پریزاد میں ۔ جلالی کا ہو جاؤں استاد میں

شبِ مہ بُھلائی ہلالیکی یاد | کسی جمعہ مین ہو نہ جامی کی یاد

اڑاؤن مین سعدیکی شیرازین | سنون اُسکے فریاد و آوازین

جو فیضی ہو مجہسی ہو فیض یاب | کلیمِ سخن کو نہ سوجہی جواب

نظامی کی خمسی کجہ ہو لین جوان | بہری چوکڑی آہوئی خوش بیان

بیخِ انوری کو کرون مثلِ طور | ظہوری کا ہووی نہ ہرگز ظہور

کرون روم کی مثنوی پائمال | جلی شمس تبریز آجائے حال

کسیکو نہ دیوانِ حافظ ہو یاد | نہ خسرو ہی شیرین کی نکلی مراد

حزین اور صائب سے جان جائین | کلامِ نشید پہچان جائین

کرون نسخِ ناسخ کی اشعار مین | کرون فکرِ آتش کو بیکار مین

نہ سودا کا سودا ہو بازار مین ۔ نہ ہو خلط چشم خریدار مین

ملازم ہی میری اِی چرخ پیر ۔ قبول و قلق طور و برق و سمیر

سنبہل بس سنبہل تعبہ لاحول سی ۔ یہہ بیہودہ کیا جوش کا ڈول ہی

کہان یہہ کہان ایک ناچیز مین ۔ نہین جانتا کچہہ بہی تمیز مین

یہہ سب میری شرح مین خاک کیا ۔ یہہ سب قدر دان اور مین شناکر تہا

غبار رہِ شاعران جہان ۔ تراب قدم سب کا ہی یہہ بیان

خدا سی یہی کر عرض اختر اب ۔ رہائی ہو جلدی مٹی یہہ تعب

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات و خاتمہ

ملین میری احباب ای کبریا ۔ ملین میری غمخوار مجہہ سی خدا

الٰہی ملین مجھسی پی حبیب
جو ہون دور وہ جلد ہووین قریب

خدایا دکھادی جمال پری
نہ انکھونسی دیکھون ملال پری

پریزاد ہون اور ہم ہون بہم
کرم کر کرم کر کرم کر کرم

تری لطف و امداد ہون چاہتا
ہراک قصد از کر مجکو پہری جدا

توقع مین تو ہی دل اپنی رکہی
تری لطف پر دل یہ ملتی رہی

تری ذات سی ہی امید نجات
تری نام سی ہی بدنگو ثبات

تجہی کو سمجھتا ہون مین بی نشان
نہ دیکھی گا بندی کا اپنی ملال

تو لاریب ہی کردگار جہان
تو ہی ہی تو ہی رازدار جہان

تجھسی ہی امید ہر فرد کو
تری ہی توقع زن و مرد کو

تجھی نی پہنایا یہہ مٹی کو رنگ
تجھی نی دیا رزق بھر گلنگ

دیا تو نی پتھر کی کیڑی کو کہا
شکر کیطرح سنگ مین جو رہا

تری ذات ہی وہ غفور الرحیم
تری بندگان ہی نہایت کریم

تجھی ہی سی پیدا ہی بی نیاز
جو ہو عمر کوتاہ کر دی دراز

بٹھا دی گدا کو ابھی تخت پر
بٹھین تیر اعدا بدن پر پچھیر

فقیرونکو ممتاز کر دی اگر
دری رزق بھی باز کر دی اگر

دل سلطنت کو کری گر تباہ
بھو اسکا دو نو جہانین تباہ

اگر شہکو چاہی تو کر دی فقیر
فقیرونکو دم بھر مین کر دی امیر

گل تازہ تجہسی ہی با آب و تاب
چمن بھی ہرا ہی درختون مین آب

ہر اک گل میں ہی مثلِ بو تیری ذات
تو باقی ہی اور ہی فنا کائنات

اشارے سی پیدا جہان ہوگیا
بس اک کن کا کہنا جہان ہوگیا

نبی و ولی و رسول و امام
ترے حکم میں ہیں سبھی خاص و عام

رگِ گل سی بلبل کو اسنہا دیا
خضر کو رہِ دین سی بھلوا دیا

کیا نور ظاہر تو ظلمت نہان
تو ہی ہی قدیمی ہی خالق ای جہان

یہ ناکارہ اختر کی ہی التجا
نہ رد کر یا تو اسکو ای کبریا

کہ یہ بیگنہ قید میں ہی تباہ
شب و روز کرتا ہی نالہ و آہ

نہ کوئی خطا ہی نہ کوئی قصور
نہ خاطی غلطان ہی و نہ چور

نہ خونی نہ رہزن نہ ٹھگ ہی نہ چور
کیا ہی گناہ ہی عجب ہی یہ زور

گرہ تیر تھین مین آچکا نہین
نہ لی بھاگ کا تھا مین کوئی نہین

شنے ہہین ہون جو ابرہی ہین
کسی ما لکا راہ عاری نہین

کسیکو نہین مجھہ پہ دعوا کوئی
کہینگا مری سامنی کیا کوئی

توہی جانتا ہی توہی ہی علیم
جو مین ہون سزاوار نار جحیم

جلاہی اگر تو تو تن پاک ہو
جو ہون خاک تو کیمیا خاک ہو

نظر رحم کی چاہئی کردگار
بخشائی ہرمن پی جان نثار

بحق محمد بحق علی
بی فاطمہ اور حسن متقی

شہید رہ دین امام حسین
انہین کی لئی دی مجھی دلکو چین

بی سید الساجدین کی خدا
مجھی جلد کر اس قفس سی رہا